

والین اور اولاد و حقوق

MyJala

تالیف: علامہ تبریزی
ترجمہ: نجم الحسن تقوی

والدین اور اولاد کے حقوق

تالیف



مولانا سید مصطفیٰ الموسوی تبریزی

ترجمہ



سید نجم الحسن تقوی

ناشر



امامیہ پبلیکیشنز ۳۵-جید روڈ اسلامپور - لاہور
فون: ۷۲۴۸۶۴۲

پیش لفظ

گرتومی خواہی رضاء کردگار
بر رضائے والدینیت گوش دار

یہ بات کسی صاحب کردار آدمی سے مخفی نہیں کہ دنیا میں انسان کے لئے ماں اور باپ سے زیادہ ہمدرد و مونس، معاون اور خیر خواہ کوئی نہیں کیونکہ ماں اور باپ اپنی برمی سے برمی خواہش، آسائش اور سہولت اولاد کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ ماں اور باپ اپنی اولاد کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں بلکہ اولاد کی تعلیم، تربیت ان کی زندگی کا مقصد بن جاتی ہے۔ ماں اور باپ خود بھوک برداشت کر لیتے ہیں، تکلیف اٹھا لیتے ہیں، ہر قسم کی تنگی و ترشی برداشت کر لیتے ہیں لیکن اولاد کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی برداشت نہیں کرتے۔ اولاد کے لئے شاید ماں اور باپ سے زیادہ مہربان کوئی اور نہ ہو۔ اس لئے اولاد کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ جب یہ والدین اپنے بچے کے محتاج ہو جائیں تو وہ ان کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ اکثر والدین اپنی اولاد کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ شاید خود انہوں نے بھی اپنے والدین کے ساتھ اسی قسم کی سرد مہری برتی ہو جس کا بدلہ انہیں ان کی اولاد کی سرد مہری کی صورت میں ملتا ہے۔ لیکن بہر حال اولاد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جب والدین ان کے لئے اتنے مہربان ہیں تو اولاد کو بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ کیونکہ والدین سے بڑا کوئی مہربان نہیں اور مہربان کے احسان کا بدلہ نہ چکانا احسان فراموشی ہے جو کہ خدا اور سول کے حضور قابل گرفت ہے۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: والدین اور اولاد کے حقوق
مؤلف: مولانا سید مصطفیٰ تبریزی
مترجم: سید نجم الحسن تقوی
کمپوزر: محور پبلیکیشنز-۸۵-اے، ٹیمپل روڈ، لاہور
پر نٹرز: معراج پر نٹرز
ناشر: امامیہ پبلیکیشنز
تعداد بار اول: ۵۰۰
قیمت:

ملنے کا پتہ

العصر اسلامک بک سنٹر

۳۵- حیدر روڈ اسلام پورہ- لاہور

عرض مؤلف

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين
والصلوة والسلام على سيد الاولين والاخرين محمد و آله
الطاهرين واللعنة على أعدائهم اجمعين.

چونکہ والدین اور اولاد کے حقوق عظیم حقوق میں سے ہیں، بعض لوگ نادانی
اور غفلت کی وجہ سے ان حقوق کی پرواہ نہیں کرتے اور عاق ہو جاتے ہیں۔ اس
لئے میں نے چاہا کہ اس مجموعہ میں قرآنی آیات اور معصومین علیہم السلام کی روایات
جو کہ والدین اور اولاد کے حقوق کے بارے میں ہیں نقل کروں اور ان کا فارسی میں
ترجمہ کروں۔ امید ہے برادران ایمانی استفادہ حاصل کریں گے اور ان حقوق سے
آگاہی حاصل کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے۔

واسئل الله التوفيق انه خير معين و انا الحقير الفقير
مصطفی بن محمد الموسوی التبریزی الشهير بمولانا.

وہ دنیا میں کبھی آرام و سکون نہیں پاتی۔ آخرت میں بجھے جانے کا سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ کتنا گھمٹے کا سودا ہے کہ ایک تو آدمی اپنے مومن کے
احسان کو فراموش کرے دوسرے اس کی دنیا و آخرت دونوں تباہ ہوں۔ اس کے
مقابلہ میں اگر ان کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے تو یہ نہ صرف بڑھاپے اور محتاجی میں
ان کے لئے بہترین سہارا ہوتا ہے بلکہ خود اولاد کے لئے بھی دنیا و آخرت کی
سعادت اور خود اس کے بڑھاپے کے وقت اس کی آرام و سہولت کا باعث بنتا
ہے۔ جو کہ محض اپنے والدین کی خدمت نہ کرنے سے نقصان اٹھاتا ہے یقیناً ایسے
آدمی کی عقل پر ماتم کرنا چاہیے کیونکہ

جو خدمت نہ کی تو نے ماں باپ کی تو پھر زندگی ہے تیری باپ کی
آج ہم دیکھتے ہیں کہ نئی تہذیب نے انسان میں خود غرضی، لالچ اور مطلب
براری کی لعنتیں پیدا کر دی ہیں۔ چھوٹے بڑے کے حقوق، خاص طور پر والدین اور
اولاد کے حقوق کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ والدین اولاد سے نالائیں ہیں
کہ نالائق اور آوارہ ہے اور اس کے مقابلے میں اولاد والدین سے بدظن ہے کہ
ہمارے لئے کچھ نہیں بنایا۔ اصل بات یہ ہے کہ نہ والدین کو اولاد کے حقوق کا علم
ہے اور نہ اولاد کو والدین کی عظمت و شان سے آگاہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ
دونوں ایک دوسرے سے تنگ ہیں۔ اگر دونوں اسلام کے پیش کئے ہوئے اپنے
اپنے حقوق سے آگاہ ہوتے اور ان پر عمل کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی بلکہ ہر طرف
سکھ، آرام اور سکون کا دور دورہ ہوتا۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے سید مصطفیٰ
مولانا تبریزی کی تالیف ”والدین اور اولاد کے حقوق“ کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

نجم الحسن تقوی

آیات

واذ اخذنا ميثاق بني اسرائيل لا تعبدون الا الله
وبالوالدين احسانا (بقرہ ۸۳)
اور یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ سوائے خدا کے
کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے نیکی کرو۔

شرح:

ان آیات کریمہ سے چند مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ سوائے حق
سجنانہ و تعالیٰ کے کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں کیونکہ ساری کی ساری نعمات
اسی کی ہیں اور اس کے سوا کوئی قادر نہیں ہے وہ ہی خالق و مالک ہے۔ پس اس
کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ جب والدین کو اولاد کے وجود میں آنے اور پرورش کرنے کا
سبب بنایا ہے تو اولاد کے لئے والدین کی نعمت حق سبحانہ کی نعمات کی طرح ہے
اسی وجہ سے اپنی عبادت و بندگی کا حکم فرمایا کہ ماں اور باپ کے ساتھ نیکی کرو اور
ان کے حقوق کا لحاظ و احترام کرو۔

(سوم) یہ کہ بنی اسرائیل کا عہد و پیمان اللہ تعالیٰ کی بندگی و عبادت اور
والدین پر احسان تھا جو کہ اس امت کے لئے بھی فرض فرمایا ہے۔ اس لئے متعدد
مواقع پر حکم فرماتا ہے اور اپنی عبادت و بندگی اور والدین سے نیکی کی ہدایت کرتا
ہے۔

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احساناً (نساء
۳۷)

خدا کی عبادت کرو کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ قرار دو اور ماں باپ
سے نیکی کرو۔

قل تعالوا اتل وما حرم ربكم وعليكم ان لا تشركوا

امام سید کیسٹن کی فخریہ پیشکش

(ویڈیو اور آڈیو کیسٹ)

نامور علماء اسلام اور واکرین اہلیت کی مجالس عزا اور دیگر
اسلامی و دینی موضوعات پر مثلاً تفسیر قرآن حکیم، فقہی مسائل، تہذیب و تمدن، قرآن
حکیم مجملہ ترجمہ و دروس، پنج البلاغہ، اصول دین، مسائل حج، انقلاب اسلامی
ایران، ایران عراق جنگ وی سی آر (ویڈیو) اور ٹیپ ریکارڈز کی کیسٹ تیار
کی جا رہی ہیں۔

اس وقت علامہ سید علی نقی صاحب گلغام حسین ہاشمی، سید علی الموسوی،
سید صفدر حسین نجفی کی مجالس و دروس حاضر شاگ میں تیار مل سکتے ہیں۔

وی۔سی۔ آر کیسٹ

○ سید العلماء سید علی نقی (فقہ صاحب): (ہر کیسٹ میں ۲ مجالس)

(مکمل سیٹ ۷ کیسٹ)

○ مولانا سید صفدر حسین نجفی: (ہر کیسٹ میں ۳ مجالس)

(مکمل عشرہ سیٹ ۳ کیسٹ)

○ آغا سید علی الموسوی: (ہر کیسٹ میں ۲ درس)

(دو کیسٹ پر مشتمل ایک سیٹ)

○ گلغام حسین ہاشمی (ہر کیسٹ میں ۳ مجالس)



(لقمان ۱۲)

ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہے اور اپنے ماں باپ کا بھی۔

ووصینا الانسان بوالدیه احساناً حملته امه کرھا ووضعتہ کرھا و حملہ و فصالہ ثلاثون شهراً. (احقاف ۱۲)

اور ہم نے انسان کو باپ اور اس کی ماں کے بارے میں بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا اڑھائی برس میں ہوتا ہے۔

ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ ماں کی نعمات کو زیادہ بیان کرتا ہے۔ حمل اٹھایا تکلیف و مشقت سے اور وضع حمل کیا رنج و مصیبت سے اور دو سال دودھ پلانے اور پرورش کرنے کی مشقت اٹھائی۔ اسی وجہ سے روایات میں واضح ہوا کہ ماں کا حق زیادہ ہے۔ فرمایا میرا اور والدین کا شکر کر۔ اللہ کا شکر عبادت، بندگی، تسبیح و تحمید ہے اور باپ اور ماں کا شکر ان پر احسان، صلہ، دعا، تابعداری اور ان پر رحم کرنا ہے۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ماں اور باپ کی کتنی عظمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی عزت و خدمت کرنے کی بار بار تاکید کی ہے۔ پھر انسان کو پابند کر دیا ہے کہ ان کے سامنے اُف بھی نہ کرے ان میں سے نیک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں تو اب

وہ پہلے کی نسبت اولاد کے زیادہ محتاج ہو جاتے ہیں۔ اس عمر میں وہ زیادہ خدمت کرنے کے سزاوار ہیں۔ ان کے ہر حکم کو ماننا ضروری ہے سوائے ان کے حکم کے کہ اگر بد قسمتی سے وہ کافر ہوں تو انسان صرف ان کے دین کو قبول نہیں کر سکتا۔ مگر ان کی کسی بات یا حکم کا انکار نہیں کیا جاسکتا اگر انکار کیا جاسکتا ہے تو وہ صرف

۸ بہ شینا و بالوالدین احساناً. (انعام ۱۵۱)

بھدو کہ آؤ میں تمہارے سامنے وہ تلاوت کروں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے لئے حرام کیا کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دو اور باپ اور ماں سے نیکی کرو۔

وقضى ربك ان لا تعبدوا الا اياه و بالوالدین احسانا اما يبلغن عندک الکبر احدهما او کلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا کریماً. و اخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیراً. (بنی اسرائیل ۲۳)

تیرے پروردگار نے حکم کیا کہ عبادت نہ کرو سوائے اس کی اور ماں باپ سے نیکی کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے اُف نہ کر انہیں ڈرا نہیں ان سے اچھی باتیں کر ان کے لئے عاجزی اور مہربانی کر اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کہ ان پر رحم کرے کہ جس طرح کہ بچپن میں انہوں نے مجھے پالا۔

ووصینا الانسان بوالدیه حسناً وان جاھداک لتشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما الی مرجعکم فانبشکم بما کنتم تعملون. (عنکبوت ۸)

ہم نے انسان کو ماں باپ سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر تیرے ساتھ کوشش کریں کہ تو کسی کو میرے ساتھ شریک قرار دے جس چیز کا تجھے علم نہیں ہے۔ پس ان کی اطاعت نہ کر حتیٰ کہ میری طرف لوٹو۔ پس میں اس سے تمہیں آگاہ کرتا ہوں جو کچھ تم رکھتے اور کرتے تھے۔

ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر۔

روایات

عن سید العابدینؑ قال حق امک ان تعلم انها حملتک حیث لا یحتمل احد اجداً و اطعمتک من ثمرة قلبها مالا یعطی احد اجداً و وقتک بجمیع جوارحها و کم تبال تجوع و تطعمک و تعطش و تسقیک و تعری و تکسوک الحروالبرد لتکون لها و انک لاتطیق شکرها الا بعون الله و توفیقه. (خصال)

ترجمہ: امام زین العابدینؑ نے فرمایا تیری ماں کا حق یہ ہے کہ تو جان لے کہ اس نے تجھے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا جس جگہ کوئی آدمی کسی کو جگہ نہیں دیتا تجھے اپنے دل کا میوہ دیا جو کہ کوئی کسی کو نہیں دیتا اور اپنے سارے قویٰ سے تیری نگہداشت کی تیری سیری اور تیرے پینے کو اپنی بھوک اور پیاس پر ترجیح دی اپنے پیراہن کی پروا نہ کی لیکن تجھے پہنایا۔ خود دھوپ میں چلی لیکن تجھ پر سایہ کیا۔ تیرے لئے جاگتی رہی (اپنی نیند کی پروا نہ کی) تجھے گرمی سردی سے بچایا تا کہ تو اس کا فرزند ہو۔ تو سوائے خدا کی مدد اور توفیق سے اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

عن زین العابدینؑ و اما حق اییک فان تعلم انه اصلک و انه کولاه لم تکن فمهما رایت من نفسک ما یعجبک فاعلم ان اباک اصل النعمۃ علیک

ایک ہے کہ اگر وہ ایک خدا کی عبادت سے روکیں تو اس کا انکار کر دینا چاہیے۔ اس کے علاوہ ان کے ہر حکم کا انکار کرنا گناہ ہے۔

آخری دو آیات میں باپ کی نسبت ماں کے احسانات کو گنوا یا گیا ہے کہ اس نے بچے کی پیدائش کے سلسلے میں کون کون سی نکالینٹ اٹھائیں اور کتنے جتن کیے۔ اس کو اپنی جان کی طاقت دودھ غذا کے طور پر دیتی رہی اور اس وقت تک دیتی رہی جب تک انسان کسی اور غذا کو نہیں کھا سکتا تھا۔ پھر اس سے قبل اس کی پیدائش کے سلسلے میں تکلیف، رنج و مصیبت اور اس کے بعد اس کی پرورش کے لئے مشقت اس بات کی مقتضی ہیں کہ انسان ماں کے ہر حکم کو پورا کرے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اولاد کے حقوق بھی ظاہر کر دیئے کہ ایک ماں کے لئے یہ ضروری ہے کہ بچے کو دو سال تک دودھ پلائیں۔ آج کل فیشن ایبل مائیں جو بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اسے فیڈر کے حوالے کر دیتی ہیں یا کسی نرسنگ سنٹر میں پہنچا دیتی ہیں اگر وہ بچے کے بے ادب ہونے اور اس کی عادت کے خراب ہونے کا شکوہ کریں تو بے جا ہے کیونکہ بچے نے پیدا ہوتے ہی ماں باپ سے بے اعتنائی اور خود غرضی کا سبق سیکھا۔ ماں کی بجائے فیڈر کا بچہ بن گیا تو اس کو ماں باپ سے کیا انس و پیار ہو سکتا ہے۔ وہ تو ضرور اس سے آنکھیں چرائے گا ان کی باتوں کا انکاری ہوگا اس کے دل میں ان کے لئے محبت کا مادہ نہ ہوگا۔

آج معاشرہ میں والدین کی محکم عدولی اور اولاد کی آوارگی کا سبب یہ ہے کہ والدین کے حقوق سے نا بلند ہے یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں نفسا نفسی اور خود غرضی کا دور دورہ ہے۔ کاش کہ ماں اور باپ اولاد کے حقوق اور اولاد ماں باپ کے حقوق کا خیال رکھتے تو دنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ آئیے معصومین علیہم السلام کی اس بارے میں روایات کو پڑھ کر اپنی حالت کو تبدیل کریں۔

(قول مترجم)

الناس فيهن رخصة برالوالدين يرين مانا اوفاجرين
ووفاء بالعهد بالبر والفاجر واداء الامانة الا البر
والفاجر. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ جو خدا
کسی وجہ سے بھی معاف نہیں کرتا ہے۔ پہلے باپ اور ماں سے نیکی جبکہ نیکو
کار ہوں یا بدکار۔ دوسرے وعدہ کی ایفا خواہ نیکو کار سے ہو یا بدکار سے
تیسرے امانت واپس کرنا خواہ نیکو کار ہو یا بدکار۔

قال رسول الله رضاء الله مع رضاء الوالدين وسخط
الله مع سخط الوالدين. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا ماں اور باپ
کی رضا سے ہے اور خدا کا غصہ و غضب ماں اور باپ کے غضب و غصہ سے
ہے۔

قال امير المؤمنين من احزن والديه عقهما. (بحار)
ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی اپنے ماں اور باپ کو
اندوھناک کرے وہ ان کا عاق شدہ ہے۔

قال رسول الله صاميين ولد بارينظروالي والديه نظر
رحمة الا كان له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا يا
رسول الله وان نظر في كل يوم صاة مرة قال نعم
الله اكبر واطيب. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیکو کار بیٹا جو کہ باپ

فاحمد الله و اشكره على قدر ذلك ولا قوة الا بالله.
(خصال)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا تیرے باپ کا حق یہ ہے
کہ تو جان لے کہ وہ تیرا ریشہ (جڑ) ہے اگر وہ نہ ہوتا تو تو بھی نہ ہوتا اور جو
کچھ تو اپنے آپ میں پسند کرتا ہے جان لے کہ تیری اصلی نعمت تیرا باپ
ہے۔ اللہ کی حمد کر اور اس کے مطابق شکر کر۔ خدا کے سوا کوئی طاقتور
نہیں ہے۔

عن ابی الحسن موسیٰ قال سال رجل رسول الله ما
حق الوالد علی ولده قال لا یسمیه باسمه ولا یمشی
بین یدیه ولا یجلس قبله ولا یستسب له. (بحار)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی نے
رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ باپ کا بیٹے پر کیا حق ہے فرمایا کہ اس کو نام
سے نہ بلائے، اس سے آگے نہ چلے، اس سے پہلے نہ بیٹھے، کوئی ایسا کام
نہ کرے جس کو لوگ اس کے باپ کے لئے فحش خیال کریں۔

عن الباقر قال سئل رسول الله من اعظم حقا علی
الرجل قال والداه. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے
لوگوں نے پوچھا کہ لوگوں پر سب سے بڑا حق کون سا ہے فرمایا ماں اور
باپ کا حق۔

عن ابی عبد الله قال ثلاث لم یجعل الله لا حرمین

اور دنیا کی طرف راغب نہ ہو جائیں اور اس کے برخلاف دعوت کا حق ادا نہ کریں اگر اس کے برخلاف ہوں تو ان کا کہا نہ ماننا خدا کی اطاعت ہے اور ان کی ان امور میں اطاعت گناہ ہے۔

قیل بعلی بن الحسین انت ابرالناس بامک ولا تراک تاکل معها قال اخاف ان تسبق یدی الی ماسبقت عینہا فالون قد عقلتہا. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: لوگوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنی ماں پر سب لوگوں سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں اور ہم نے آپ کو نہیں دیکھا کہ اپنی ماں کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھایا ہو۔ فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ میرے ہاتھ اس لقمہ کو نہ پکڑ لیں جس پر میری ماں کی آنکھ نے سبقت کی ہو اور میں اس کا حاق ہو جاؤں۔

شرح: امام علیہ السلام کی والدہ سے مراد آپ کی دایہ ہے کہ جس کا دودھ پینے کی وجہ سے اس قدر احترام کرتے تھے۔ کیونکہ آپ کی والدہ آپ کی شیر خوارگی سے قبل ہی فوت ہو گئی تھیں۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی ماں کا تو امام علیہ السلام کی نظر میں اس سے کہیں زیادہ احترام ہے۔

عن عمار بن حیان قال خیرت ببرا اسمعیل ابنی بی ابا عبد اللہ فقال لقد کنت احبه و قد ازددت له حبا ان رسول اللہ اتته اخت له من الرضا ف لما نظر الیہا سربہا و بسط ملحفته لہا فاجلسہا علیہا ثم اقبل یحرثہا ویضحک فی وجہہا ثم قامت فذهبت

اور ماں کی طرف شفقت و مہربانی کی نظر کرے اسکے ہر ایک بار دیکھنے کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں ایک مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا! یا رسول اللہ خواہ دن میں سو مرتبہ دیکھے؟ فرمایا ہاں خدا بزرگ و برتر ہے۔

قال الصادق بر الوالدین من حسن معرفۃ العبد باللہ اذلا عبادۃ اسرع بلوغاً بصاحبہا الی رضا اللہ من خدمۃ الوالدین المسلمین لوجہ اللہ تعالیٰ لان حق الوالدین مشتق من حق اللہ تعالیٰ اذا کانا علی منهاج الدین والسنة ولا یکونان یمنعان الوالد من طاعة اللہ الی معصیتہ و من الیقین الا الشک ومن الزهد الی الدنیا ولا یدعو انہ الی خلاف ذلک فاذا کانا کذلک خمعصیتہما و طاعتہما معصیۃ. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے بندہ کی حسن معرفت ماں اور باپ پر احسان اور نیکی ہے کیونکہ کوئی بھی ایسی عبادت نہیں جو کہ اس کے صاحب تک اللہ کی رضا کے ساتھ نہ پہنچے۔ مسلمان باپ اور ماں کی خدمت کرنا خدا کی خوشنودی ہے۔ کیونکہ باپ اور ماں کا حق خدا کے حق سے مشتق ہوا جبکہ وہ دین و سنت کے طریقہ پر ہوں اور اپنے بیٹے کو اللہ کی اطاعت سے منع نہ کریں اور گناہ و معصیت سے پرہیز کریں۔ یقین حاصل کر لینے کے بعد شک میں مبتلا نہ ہوں۔ آخرت سے بے پروا

کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کے لئے دو سال کا سفر کر۔ ایک سال صلہ رحم کے لئے سفر کر، ایک میل کا سفر مریض کی عیادت کے لئے کر۔ جنازہ کے ساتھ دو میل تک چل اور دعوت کے قبول کرنے کے لئے تین میل کا سفر کر، مظلوم کی مدد کے لئے چار میل کا سفر کر، استغفار کر، کیونکہ یہ نجات کا سبب ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ ثلث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوة المظلوم و دعوة المسافر و دعوة الوالد فانها ترفع فوق السحاب حتی ینظر اللہ تعالیٰ یولیہا فیقول اللہ تعالیٰ ادفعوها الی حتی استجیب لہ فایاکم بدعوة الوالد فانها احد من السیف۔ (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں مقبول ہیں اور اس میں شک نہیں! مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی دعا یہ بادل سے بھی اوپر چلی جاتی ہیں حتیٰ کہ خدا ان کے مانگنے والوں پر نظر کرتا ہے۔ پس فرماتا ہے انہیں مجھے دوتا کہ میں قبول کروں اس لئے باپ کی نفرین سے ڈرو جو کہ شمشیر سے زیادہ تیز ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ دعاء الوالد لولده کدعاء لنبی لامته۔ (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ کی بیٹے کے سے دعا پیغمبر کی امت کے لئے دعا کی طرح ہے۔

وجاء اخوها فلم یصنع به ما صنع بها فقیل یا رسول اللہ صنعت باخته مالم تصنع به وهو رجل فقال لانها كانت ابروالدیہ منه۔ (سفینۃ البحار)

ترجمہ: عمار بن حیان نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام کو انکے بیٹے اسماعیل کے احسان کی خبر دی۔ مجھ سے فرمایا میں اسے دوست رکھتا تھا اور اب اس کے لئے میری محبت زیادہ ہو گئی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت رسول اللہ کے پاس ان کی رضائی بہن حاضر ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو رحمت کی نظر سے دیکھا اور خوش ہوئے، اس کے لئے اپنی چادر بچائی اور اس سے گفتگو کرتے تھے اس کے سامنے مسکراتے تھے اور جب وہ گئیں تو اس کا بھائی آنحضرت کی خدمت میں آیا اور آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ اس کی بہن کی طرح سلوک نہ کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس کی بہن کے ساتھ بہتر سلوک کیا جبکہ یہ مرد ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اس لئے کہ اس کی بہن اس کی نسبت اپنے ماں باپ سے بہتر سلوک کرتی تھی۔

عن موسیٰ بن جعفر عن ابائہ قال قال رسول اللہ ﷺ سر سنتین بر والدتک سرسنة صلی رحمک سرمیلاً عد مریضاً سر میلیں شیع جنازة سر ثلثة امیال اجب دعوة سر اربعة امیال اغث ملهوفاً وعلیک بالاستغفار فانها المنجاة۔ (بحار)

ترجمہ: موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے روایت کرتے ہیں

عنہما فیکون الذی صنع لہما ولہ مثل ذلک فیزیدہ اللہ ببرہ و صلّٰتہ خیراً کثیراً. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے لئے کوئی چیز رکاوٹ ہے کہ ماں اور باپ کے ساتھ حسان کرے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے نماز ادا کریں، ان کی نیابت میں حج کریں، ان کے لئے روزہ رکھیں جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس کا ثواب انہیں پہنچتا ہے اور تم نے ان کے ساتھ جو نیکی وصلہ کیا ہے اس کا تمہیں بھی ثواب ملتا ہے اور خدا ان پر بے حد اجر و ثواب فرماتا ہے۔

قال الصادقؑ ثلث دعوات لایحجب عن اللہ تعالیٰ دعاء الوالدہ اذا ابرۃ دعواتہ علیہ اذا علقہ و دعاء المظلوم علی ظالمہ ودعائہ لمن انتصرلہ منہ ورجل مومن دعا لآخر له مؤمن و اساءہ فینا و دعاوہ علیہ اذا کم یواسہ مع القدرة علیہ. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا تین دعائیں ضرور مستجاب ہوتی ہیں! باپ کی نیکی کار اولاد کے بارے میں دعا اور ان کی اس بیٹے کے لئے نفرتیں جو کہ عاق ہو اور مظلوم کی ظالم پر نفرتیں اور مظلوم کی دعا اس آدمی کے بارے میں کہ اس کا انتقام اس ظالم سے لے اور مومن کی اپنے مومن بھائی کے لئے دعا جس کو اس نے ہم اہلبیت علیہم السلام کی رہایت سے اپنے مال میں شریک کیا اور اس مومن کی اس آدمی پر نفرتیں کہ ان کا ایک مومن بھائی محتاج ہوا ہو۔ وہ قدرت رکھتا ہو کہ اس کی مدد کرے لیکن نہ

عن عبداللہ بن مسکان قال سمعت ابا جعفرؑ یقول ان ابی کرم اللہ وجہہ نظر الی رجل ومعه انبہ یمشی والابن متکی علی ذراع الاب قال فما کلمہ علی بن الحسینؑ مقتناً لہ حتی فارق الدنیا. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کے ساتھ جا رہا تھا جبکہ اس نے باپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ میرے والد جب تک زندہ رہے اس لڑکے سے کوئی بات نہ کی۔

قال النبیؐ اوصی الشاہد من امتی والغائب ومن فی اصلاب الرجال وارحام النساء الی یوم القیامۃ ببر الوالدین و ان مسافر احدہم فی ذلک سنتین فان ذلک من امر الدین. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت تک کے لئے اپنی امت کو وصیت کرتا ہوں خواہ کوئی حاضر ہو یا غائب، باپوں کی اصلاب میں ہوں یا ماؤں کے ارحام میں، کہ باپ اور ماں سے نیکی کریں اگرچہ ان میں سے کوئی ایک اس امر میں دو سال کا سفر کرے۔ کیونکہ باپ اور ماں سے نیکی مکمل دین ہے۔

عن الصادقؑ قال ما یمنع الرجل منکم ان یر والدیہ حیین اومیتین یصلی عنہما و یحج عنہما و یصوم

کرے۔

عن الصادق عن ابائه قال رسول الله النظر الى العالم عبادة وانظر الى الامام المقسط عبادة وانظر الى الوالدين براته ورحمة عبادة والنظرا لآخ توده في الله عزوجل عبادة. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ عالم کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور امام عادل کی طرف دیکھنا عبادت ہے، اور والدین کی طرف رحمت و رافت سے دیکھنا عبادت ہے۔ دینی بھائی کو دیکھنا کہ جس کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہو عبادت ہے۔

عن الصادق قال ان رجلاً اتى النبى فقال يا رسول الله اوصنى فقال لا تشرك بالله شيئاً و ان حرقت بالنار و عزبت الا و قلبك مطمئن بالايمان و والدتك فاطعهما و برهما حيين كانا اوميتين و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالک فافعل فان ذلک من الايمان. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک آدمی رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ مجھے وصیت کریں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ کسی کو خدا کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا خواہ تجھے آگ میں بھی جلایا جائے مگر یہ کہ تو زبان سے کوئی ایسی بات کہے کہ جو تیرے دل میں بھی ایمان ثابت ہو اور میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ

باپ اور ماں کی اطاعت کر اور ان کے ساتھ نیکی کر خواہ زندہ ہوں یا مردہ، خواہ تمہیں یہ کہیں کہ عورت اور ماں کو چھوڑ دے کیونکہ یہ ایمان میں سے ہے۔

عن معمر بن خلاد قال قلت لا بى الحسن الرضا ادعوللوالدين اذا كانا لا يعرفان الحق فقال ادع لهم وتصدق عنهما و ان كانا حيتين لا يعرفان الحق فدارهما فان رسول الله قال ان الله بعثنى بالرحمة لا بالعقوق. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: معمر بن خلاد نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ کیا میں اپنے باپ اور ماں کے لئے دعا کروں جبکہ وہ حق سے آگاہ نہ ہوں فرمایا ان کے لئے دعا کر ان کی طرف سے صدقہ دے اور اگر زندہ ہیں تو ان کے ساتھ مہربانی و مدارات کا سلوک کر۔ کیونکہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے نہ کہ ماں باپ کی نافرمانی سے۔

عن الصادق جاء رجل فسأل رسول الله عن برالوالدين فقال ابرامک ابرامک ابرامک ابرز آبائک ابرز آبائک ابرز آبائک و بداء بالام قبل الاب. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول خدا کی خدمت میں آیا اور ان سے باپ اور ماں کے ساتھ نیکی کے بارے میں پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنی ماں سے نیکی کر، اپنی ماں سے نیکی

اپنے باپ سے نیکی کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے باپ سے پہلے ماں سے شروع کیا۔

قال ابو عبد الله ثلثة من عا داهم ذل الوالدو السلطان والغريم. (بحار)

ترجمہ: ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کو جو بھی دشمن رکھتا ہو ذلیل ہوگا! باپ، سلطان اور قرض خواہ (طلبگار)

قال رسول الله اربعة لا ينظر الله اليهم يوم القيامة عاق و منان و فكذب بالقدر و من خمر. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا چار آدمی ایسے ہیں جنہیں قیامت کے دن اللہ قبول نہیں کرے گا۔ باپ اور ماں کا عاق کیا ہوا، منت گزار اور جو آدمی اللہ کی قضا و قدر کو جھوٹ سمجھے اور شرابی۔

عن ابی جعفر قال اربع من لن فيه نبی الله له بيتاً فی الجنة من اولی الیتیم و رحیم الضعیف و اشفق علی والديه و رفيق بمملوله. (بحار)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چار عادتیں جس آدمی میں ہوں خدا اسے بہشت میں جگہ دیگا! جو یتیم کا گھر بناتا اور جگہ دیتا ہے، محبوب آدمی پر رحم کرتا ہے۔ باپ اور ماں پر مہربانی کرتا ہے اور اس کے بندے کی رفاقت کرتا ہے۔

عن الرضا عن ابیه عن الصادق قال قال ادنی العقوق اف ولو علیم الله عزوجل شیئاً اھون من اف

لنہی عنہ. (بحار)

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ماں اور باپ کا عاق شدہ ہونا یہ ہے کہ ان کے سامنے اف کرے اگر اف سے عاق نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس سے بالکل منع نہ کرتا۔

شرح: اف ایک ایسا کلمہ ہے جو کہ دل تنگی کے طور پر کہا جاتا ہے اور روایت میں سورہ بنی اسرائیل کی اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے خداوند عالم فرماتا ہے:

وقضی ربک ان لاتعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احساناً اما یتبلغن عندک الکبرا احدھما او کلھما فلا تقل لھما اف ولاتنھرھما وقل لھما قولاً کریماً واخلض لھما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً.

اور تیرے خدا نے واجب کیا کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں پس ان کے سامنے اف تک نہ کہو اور ڈر انہیں اور ان کے ساتھ اچھی باتیں کرو اور بڑی عاجزی و فروتنی سے انہیں راحت سے سلاؤ اور کہہ کہ اے پروردگار ان پر رحم کر جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

عن ابی ولاد الحناط قال سئلت ابا عبد الله عن قول الله عزوجل و بالوالدین احساناً ما هذا الحسان قل

اصا يبلغن عندك الكبر ااحدهما او كلاهما فلا
تقل لهما اف ولا تنهرهما.

فرمایا اگر باپ اور ماں تجھے آرزوہ خاطر کریں تو بھی ان کے سامنے
اف نہ کر اور ان کو ڈرا دھمکا نہیں اگرچہ تجھے ماریں بھی۔ فرمایا
وقل لهما قولاً کریماً.

گر تجھے ماریں تو ان سے کہہ کہ خدا تمہیں بخش دے پس یہ معاملہ اور تیری
گفتار قول کریم ہے فرمایا:

واخفض لهما جناح الذل من الرحمة.

فرمایا غضب اور غصہ کے انداز میں ان کی طرف نہ دیکھ مگر رحمت و
مہربانی کی نظر سے، اپنی آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ کر، اپنے ہاتھوں کو
ان کے ہاتھ سے بلند نہ کر اور ان سے آگے قدم اٹھانے میں پہل نہ کر۔
قال رسول اللہ سیدالابرار یوم القیامة رجل بروالدیہ.
(سفینۃ البحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن نیک
لوگوں کے سرداروں میں سے وہ مرد ہوگا کہ جو ماں باپ سے نیکی کرے۔
عن الصادق قال بینا موسی بن عمران یناجی ربہ
عزوجل اذالی رجلاً تحت ظل عرش اللہ عزوجل
فقال یارب من هذا الذی اقداخلہ عرشک فقال هذا
کان یارا بوالدیہ ولم یمش بالنمیمۃ. (بحار)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت موسی بن عمران

الاحسان ان تحسن صحبتہما وان لاتکلفہما ان
لیساً لاک شیئاً مما یحتا جان الیہ وان کانا
مستفنین الیس یقول اللہ عزوجل لی تنالوالبر حتی
تنفخوا مما یحبون قال ثم قال ابو عبد اللہ اما قول
اللہ عزوجل اما یبلغن عندک الکبر ااحدهما او کل
هما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما قال ان اضجراک
تقل لهما اف ولا تنهرهما ان ضرباک قال وقل لهما
قول کریماً قال ان ضرباک فقل لهما غفراللہ لکما
فذلک منک قول کریم قال واخفض لهما جناح الذل
من الرحمة قال لا ثملاً. عینیک من النظر الیہما
الابرحة ورقۃ ولا ترفع صوتک فوق اصواتیہما ولا
یدک فوق ایدیہما ولا تقدم قدامہما. (سفینۃ
البحار)

ترجمہ: ابی ولادے کہہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ
"بالوالدین احساناً"

سے اللہ تعالیٰ کا کونسا احسان مراد ہے جس کی فرمائش ہے فرمایا وہ یہ ہے کہ ماں اور
باپ کے ساتھ تابعداری اور اچھی مصاحبت کرے اور ان کو رنج و مصیبت میں نہ
ڈالے جبکہ وہ تجھ سے اپنی کسی ضرورت کا سوال کریں اگرچہ وہ دنیا کے مال سے
غنی و بے نیاز ہوں۔ خدا فرماتا ہے کہ متوجہ نہ ہو اس احسان پر مگر یہ کہ دے دو جس
کو تم پسند کرتے ہو۔ کہہ پس امام علیہ السلام نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کی فرمائش:

النبي قال اني ولدت بنتاً و ربيتها حتى ادا بلغت
فالبستها و كليتها ثم جئت بها الى قليب فدفعتها
في جوفه و كان اخرما سمعت منها فهي تقول يا
ابتاه فما كفارة ذلك قال السك ام حيه قال لا قال
فلك خالة حية قال نعم قال فابررها فانها بمنزلة الام
تكفر عنك ما صنعت قال ابو خديجة متى كان هذه
قال كان في الجاهلية و كانوا يقتلون البنات ضحافة
ان يسبين فيلدن من قوم آخرين. (بحار)

امام صادق عليه السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا
عرض کیا کہ میری بیٹی پیدا ہوئی، میں نے اس کی پرورش کی حتیٰ کہ جوان
ہوئی تو بھی میں نے اس کو لباس پہنایا اور آراستہ کر کے ایک کنویں کے
پاس لایا اور اس کو اس میں گرا دیا۔ میں نے جو اس کی آخری بات سنی وہ
یہ تھی کہ مجھ سے دادرسی مانگتی تھی ہائے ابا ہائے ابا کہتی تھی۔ اس نے کہا
میرے گناہ کا کفارہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ
ہے کہا نہیں۔ پوچھا تیری کوئی خالہ زندہ ہے عرض کیا ہاں فرمایا جا اپنی خالہ
سے نیکی کر۔ کیونکہ وہ ماں کی مانند ہے تاکہ تیرے گناہ کا کفارہ ہو۔ راوی
نے امام عليه السلام سے پوچھا یہ حادثہ کس زمانے میں پیش آیا فرمایا جاہلیت کے
زمانے میں لڑکیوں کو لوگ قتل کر دیتے تھے اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں
قید ہو کر کسی دوسرے قبیلہ کے لئے بیٹے نہ پیدا کریں۔

عن ابی عبداللہ قال اذا كان يوم القيامة كشف عطاء

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرتے تھے تو انہوں نے عرش کے سایہ کے
نیچے ایک مرد کو دیکھا۔ عرض کیا خداوند ایہ مرد کون ہے کہ جس پر تیرے
عرش نے سایہ کیا ہے فرمایا یہ ایک ایسا مرد تھا جو کہ باپ اور ماں کے ساتھ
نیکی کرتا تھا اور چغلی نہیں کرتا تھا۔

عن الصادق قال بروا ابائکم واعفوا عن نساء الناس
تعف عن نسائکم. (بحار)

ترجمہ: حضرت صادق عليه السلام نے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو
تاکہ تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ نیکی کریں اور دوسروں کی عورتوں کی
عصمت کا خیال رکھو تاکہ دوسرے تمہاری عورتوں کی عفت کریں۔

قال رسول اللہ ثلثة من الذنوب يعجل عقوبتها ولا
تؤخر الى لاخرة عقوق الوالدين و البغى على الناس
وكفر الاحسان. (اصالی طوسی)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ تین ہیں کہ جن کی
سزا دنیا میں جلد ملتی ہے اور آخرت میں تاخیر نہیں ہوتی! باپ اور ماں کا
عاق کیا ہوا، لوگوں پر ظلم کرنا اور خدا کی نعمات کا کفران۔

قال رسول اللہ لن باراً و احتصر على الجنة و ان
كنت عاقاً فاقصر على النار. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ اور ماں سے نیکی
کر، بہشت پر اکتفا کر، اگر تو عاق ہوا تو جہنم کے لئے تیار رہو۔

عن ابی خديجة عن ابی عبداللہ قال جاء رجل الى

ارضعها قال ثم كشف عن صدره فاذا ثرى ثم عصره
فخرج جنه اللبن ثم قال هوذا ارضعتها كما كانت
ترضعنى قال فبكى رسول الله ثم قال اصبت خيرا
سألت ربك و انت تقوى قربته قال فكافيتها قال
لاولابز فرة من زفرتها. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک
آدمی آیا اس نے عرض کیا کہ میرے باپ اور ماں دونوں نے لمبی عمر
پائی میرا باپ فوت ہو گیا اور میری ماں زندہ رہ گئی۔ اتنی بوڑھی ہو گئی کہ
چھوٹے بچے کی طرح ہو گئی۔ میں نے بچے کی طرح اس کو غذا کھلائی اور بچے
کی طرح اسے بنگھوڑے میں رکھتا اور جھلاتا۔ حتیٰ کہ سو جاتی۔ اگر مجھ سے
کوئی شے مانگتی تو مجھے سمجھ نہ آتی اگر میں اس سے کوئی بات کرتا تو نہ سمجھ
سکتی۔ جب یہ نوبت پہنچی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ میرا ایک
پستان پیدا کر جس میں دودھ جاری ہوتا کہ میں ماں کو پستان سے دودھ دوں۔
امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے اپنا سینہ تنکا کیا۔ حتیٰ کہ پستان
ظاہر ہوا اس نے اسے نچوڑا تو اس سے دودھ جاری ہوا۔ عرض کیا یہ وہی
پستان ہے جس سے میں نے ماں کو دودھ دیا جس طرح کہ ماں نے مجھے شیر
خوارگی میں دودھ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے گریہ فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ
نے تجھے جزا دی اور تیری دعا قبول کی اور تیری نیت کو خدائی قربت تھی۔
اس نے عرض کیا، کیا میں ماں کے حقوق کو پورا کر سکا؟ فرمایا نہیں تو نے
اپنی پرورش و محبت کے سلسلے میں اس کی آہ سرد کا بدلہ بھی ادا نہ کیا۔

من اغطية الجنة فوجد ريحها من كان له روح من
مسيرة خمسمائة عام الا صنفاً واحداً قلت من هم قال
العاق بوالديه. (بحار)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو بہشت
کے پردوں میں سے ایک پردہ کھولیں گے پس ہر جاندار شے پانچ سو سال
کی راہ کے فاصلے سے اسکی خوشبو سونگھ سکے گی، سوائے اس آدمی کے جو
باپ اور ماں کا عاق ہوگا۔

عن ابی عبد اللہ قال من نظر الی ابوایہ نظر صاقت
وہما ظالمان لہ لم یقبل اللہ لہ صلوٰۃ. (بحار)
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی غصہ و غضب کی نظر
سے ماں اور باپ کو دیکھے خواہ وہ اس پر زیادتی کریں تو خدا اس کی کوئی نماز
قبول نہیں کرتا۔

عن ابی جعفر قال اتی رسول اللہ رجل فقال ابوای
عمرا و ان ابی مضی و بقیۃ امی فبلغ بها الکبر
حتی صرت امضغ لہا کما یمضغ للصبی و اوسد
ہا کما یوسد للصبی و علقها فی مکتل احرلہا فیہا
لتنام ثم بلغ من أمرہا الی ان کانت ترید منی
الحاجة فلا ادالی ای شیئی ہوا و ارید منها الحاجة
فلہ تدری ای شیئی ہو فلما رایت ذلک سألت اللہ
عز وجل ان ینبت علی ثریا یجری فیہ اللین حتی

اگر مر گیا تو تیری خدا کے ہاں روزی ہے اور اگر زندہ لوٹا تو اسی طرح گناہوں سے پاک ہو گا جس طرح ماں کے بطن سے پیدا ہونے کے وقت پاک تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ اور ماں بوڑھے ہیں جو کہ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ میں ان سے جدا ہوں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا! پس باپ اور ماں کے ساتھ رہ۔ مجھے اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تیرے ساتھ وہ جو ایک رات اور دن محبت کرتے ہیں راہ خدا میں ایک سال جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

شرح: جہاد واجبات کفائی میں سے ہے اگر لوگوں کا ایک گروہ جو کہ کافی ہوں جہاد کریں تو دوسروں پر جہاد ساقط ہو جاتا ہے اس صورت میں دوسروں کے لئے مستحب ہو جاتا ہے اور اگر کفایہ میں سے نہ ہو یا کسی آدمی کو پیغمبر ﷺ یا امام علیہ السلام خصوصاً جہاد کا حکم دیں تو اس صورت میں واجب عینی ہو جاتا ہے اس سے روگردانی جائز نہیں ہوتی ہے پس روایت میں جس جہاد کا ذکر ہوا وہ مستحب جہاد ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ ایاکم وعقوق الولدین فان ریح الجنة توجد من مسيرة الف عام یجدها عاق ولا قاطع رحم ولا شیخ زان ولا جاہم ازارۃ خیلاء وانما الکبر للہ رب العالمین۔ (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ اور ماں کے عاق ہونے سے ڈر اور بچ کیونکہ بہشت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کو باپ اور ماں کا عاق کیا ہوا نہیں سونگھ

شرح: ممکن ہے کہ بعض کمزور نفوس محسوس کریں کہ مرد کا دودھ دینے والا پستان کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ یہ فطرت کے خلاف ہے لیکن اگر کوئی آدمی اللہ کی قدرت پر نظر کرے اور وہ معجزات جو کہ قرآن ناطق میں ہیں ان پر غور کرے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو کہ سانپ بن گیا تھا اور سنگ خارہ سے نہریں جاری ہوئی تھیں۔ پیغمبر ﷺ آسمان پر گئے اور معراج کی۔ خدا کے امر سے مردہ کا زندہ ہو جانا وغیرہ ممکن ہے کہ کسی ایک امر میں مصلحت ہو کہ خدا مرد کے پستان سے دودھ جاری کرے۔

عن ابی عبد اللہ قال اتی رجل رسول اللہ فقال یا رسول اللہ انی راغب فی الجہا نشیط قال فقال النبی فجاہد فی سبیل اللہ فانک ان تقتل تکن عند اللہ حیا ترزق و ان تمت فقد وقع اجرک علی اللہ وان رجعت رجعت من الذنوب کما ولدت قال یا رسول اللہ ان لی والذین کبیرین یزعمان انہما ینسان بی ویکرہان خروجی فقال رسول اللہ فقم مع والدتک فواللہ الذی نفسی بیدہ لا نسہما بک یوہا ولیلة خیر من جہاد سنة۔ (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے جہاد پر جانے کی بڑی خواہش ہے حضرت ﷺ نے فرمایا! خدا کی راہ میں جہاد کر، کیونکہ اگر تو مارا گیا تو خدا کے نزدیک زندہ ہو گا اور بہشت سے اپنی روزی پائے گا اور

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس مومن میں موجود ہوں، اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے بلند مراتب اور عز و شرف بخشا ہے! جو کوئی کسی یتیم کو پائے اور اس کے حالات کی طرف متوجہ ہو، اور اس کے لئے باپ کی مانند ہو۔ جو کوئی کسی ضعیف اور شکستہ حال پر رحم کرے اور اس کا کفیل ہو۔ جو ماں باپ کے اخراجات کو اپنے ذمہ لے لے اور ان کی خدمت کرے، ان کے ساتھ نیکی کرے، انہیں کبھی آزر دہ خاطر نہ ہونے دے، ان کے ساتھ سختی اور ترش روئی سے پیش نہ آئے اور ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے، ان کی خواہشات کی تکمیل کرے، جو اس سے فرمائش کریں اور کوئی بھی مشکل اور تکلیف دہ کام انہیں بھرنے سے گریز کرے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقال للعاق
اعمل ما شئت فانی لا اغفر لک ویقال للنبار اعمل ما
شئت فانی ساغفر لک۔

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ باپ اور ماں کے عاق کئے ہوئے کو کہیں کہ جو کچھ تو چاہے کرتا رہے لیکن میں تجھے بالکل نہیں بخشو گا اور جو آدمی باپ اور ماں سے نیکی کرے اس سے کہہ کہ جو کچھ تو چاہے کر کیونکہ میں تجھے جلد بخش دوں گا۔

صرح: بعض گناہوں کا اثر ایمان کا زوال اور عدم توبہ ہوتا ہے جیسا کہ ملازمت میں بعض اطاعتات کا اثر ایمان کا ثبوت اور اعمال صالحہ کے حصول کی توفیق و توبہ ہوتی ہے۔ ممکن ہے والدین کے حقوق اور والدین

سکتا۔ وہ آدمی جو قطع رحم کرے، بوڑھا جو کہ زنا کرے اور جو آدمی تکبر کرے۔ اس کے سوا خداوند عالمین کے لئے کبریائی نہیں ہے یعنی یہ سارے بہشت کی بوندہ پائیں گے۔

عن موسیٰ بن بکر الواسطی قال قلت لابی الحسن
موسیٰ بن جعفر الرجل یقول لابنہ اولابنتہ بابی انت
وامی اویا بوی اتری بذلک بأساً فقال ان کان ابواہ
حییٰ فاری ذلک عقوقاً وان کان قد مساتاً
فلا بأس۔ (بحار)

ترجمہ: موسیٰ بن بکر سے روایت ہوئی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک آدمی اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی
سے کہتا ہے کہ میرے باپ اور ماں تم پر قربان ہوں کیا آپ اسے عیب
سمجھتے ہیں؟ فرمایا اگر اس آدمی کے باپ اور ماں زندہ ہیں تو میں اس کو عاق
ہونا سمجھتا ہوں، لیکن اگر وہ مردہ ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

عن ابی جعفر اربع من کن فیہ من المومنین اسکنہ
فی غرف فوق عرف فی محل السرف کل الشرف
من اولی الیتیم و نظر لہ فکان لہ ابا و من رحم
الضعیف و اعانہ و کفاه و من انفق علی والذیہ و
رفق بہما و رہما ولم یحزنہما و من لم یخیرہ
بمملولہ و اعانہ علی مایکفیہ ولم یستسمہ فیما لم
بضر۔ (بحار)

لی من توبة فقال رسول الله فهل من والدتك احد
حي قال ابی فاذهب قبره قال فلما ولی قال رسول
الله لو كانت امه. (بحار)

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی
پیغمبر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے
کسی بھی بُرے عمل سے اپنے آپکو نہ بچایا اور اس عمل کا مرتکب ہوا۔ کیا
میری توبہ قبول ہے؟ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا تیرے باپ اور ماں
میں سے کوئی زندہ ہے۔ اس نے کہا میرے والد زندہ ہیں۔ پس
آنحضرت ﷺ نے فرمایا جا اور باپ کے ساتھ نیکی کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا
جب وہ آدمی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش کہ اس کی ماں زندہ
ہوتی۔

شرح: جیسا کہ اس سے قبل کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں
سے نیکی خداوند عالم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اسی وجہ سے رسول
اکرم ﷺ آرزو کرتے تھے کہ کاش اس کی ماں زندہ ہوتی یعنی اگر اس کی
ماں زندہ ہوتی اور اس آدمی کو زیادہ فائدہ ہوتا اور شاید اس کی توبہ کے جلد
قبول ہونے کا سبب بنتا۔

عن هجر یقنی المذری قال قدمت مكة وبها ابوذر
رحمة الله جندب بن جنادة و قدم فی ذلك العام
عمر بن الخطاب حاجا و معه طائفة من المهاجرين
والانصار فيهم علی بن ابی طالب فبینا انا فی

سے نیکی ان تمام گناہوں اور اطاعت میں سے ہو۔ خدا کسی کو بھی اپنی
رحمت سے مایوس نہیں کرتا اور کسی کو گناہ کرنے کے لئے کھلا نہیں
چھوڑتا۔

عن ابی عبد الله قال ملعون ملعون من ضرب والده
او والدته ملعون ملعون من علق والدته ملعون ملعون
قاطع رحم. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے، ملعون ہے
ہر وہ آدمی کہ جو اپنے باپ یا ماں کو مارے۔ ملعون ہے، ملعون ہے وہ آدمی
جو ماں باپ کا عاق کیا ہو۔ ملعون ہے، ملعون ہے وہ آدمی جو کہ قطع رحم
کرے۔

قال رسول الله اغم انف رجل ذكرت عنده فكم یصل
علی رغم انف رجل ادرك ابويه عند الکبر فلم
یدخله الجنة رغم انف رجل دخل علیه شهر رمضان
ثم انسلخ قبل ان یغفرله. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی ذلیل و خوار ہو
گیا کہ جو ماں اور باپ کو ان کے بڑھاپے میں پائے اور وہ اس کو بہشت میں
داخل نہ کریں اور وہ آدمی ذلیل ہوا کہ ماہ رمضان شروع ہو جائے اور ختم ہو
جائے لیکن وہ بخشا نہ جائے۔

عن علی بن الحسین قال جاء رجل الى النبی فقال
ی رسول الله مامن عمل قبیح الا و قد عملته فهل

(البحار)

ترجمہ: حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کو باپ نماز کی حالت میں آواز دے تو تسبیح رکھتا رہے۔ لیکن اگر ماں آواز دے تو لبیک کہے یعنی جواب دے۔

شرح: اس روایت میں نماز سے مراد نماز نوافل ہے کیونکہ واجب نماز کو توڑنا جائز نہیں اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا باپ کی نسبت زیادہ حق ہے کیونکہ جب باپ نماز کی حالت میں آواز دے تو نماز نہیں توڑتا اور تسبیح کو جاری رکھتا ہے یعنی نماز میں مشغول ہے لیکن ماں کے لئے قطع نماز کرتا ہے۔

عن ابی عبد اللہ قال ان من حق الولدین علی ولدھما ان یقضنی دیونھما ویوفی نذورھما ولا یتسب لھما فاذا فعل ذلک کل باراً وان کان عاقاً لھما فی حیاتھما و ان کان باراً فی حیاتھما وان لم یقض دیونھما ولم یوف نذورھما واستسب لھما کان عاقاً و ان کان باراً فی حیاتھما. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ باپ اور ماں کے اولاد پر جملہ حقوق یہ ہیں کہ ان کا قرض ادا کرے، ان کی منتوں کو پورا کرے اور لوگوں کو انہیں گالیاں نہ دینے دے۔ اگر اس طریقہ سے سلوک و معاملہ کرے تو بوجہ بن جاتا ہے اور اگر ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے وندوں کو پورا نہ کرے اور لوگوں کو انہیں گالیاں دینے کا موقع دے تو وہ

المسجد الحرام مع ابی ذر جالیس اذ مرینا علی و وقف یصلی بازألنا فرماہ ابوذر ببصرہ فقلت رحمک اللہ یا اباذرتنظر الی علی فما تقلع النظر عنه قال انی افعل ذلک فقد سمعت رسول اللہ یقول النظر الی علی بن ابی طالب عبادة والنظر الی الوالدین برأفة و رحمة عبادة وانظر فی الصحفة یعنی صحیفۃ القرآن عبادة والنظر الی الکعبۃ عبادة. (بحار)

ترجمہ: ہرمذری کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا جبکہ ابوذر جندب بن خباب بھی مکہ میں تھے اور اس وقت عمر بن خطاب مہاجرین و انصار کے ایک گروہ کے ساتھ حج کے لئے مکہ آئے ہوئے تھے جبکہ علی بن ابی طالب علیہ السلام بھی اس گروہ میں تھے میں ابوذر کے ساتھ مسجد الحرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک علی علیہ السلام ہمارے پاس سے گزرے اور ہمارے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے جبکہ ابوذر ان کو گلاں مار دیکھ رہے تھے میں نے کہا اے ابوذر خدا تم پر رحم کرے تو علی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہے اور اپنی نظر ان سے نہیں ہٹاتا کہا ہاں میں سہائی کو دیکھ رہا ہوں (میں عبادت میں مصروف ہوں) کیونکہ میں نے حضرت رسول خدا ﷺ سے سنا کہ علی بن ابی طالب کو دیکھنا عبادت ہے اور باپ اور ماں کو رحمت کی نظر سے دیکھنا عبادت ہے، قرآن کو دیکھنا عبادت ہے اور خانہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

عن الکاظم قال ان الرجل اذا کان فی الصلوۃ فدعاہ الوالد فلیسبع و اذا دعته الوالدۃ فلیقل لبیک. (سفینۃ

باپ اور ماں کا عاق ہو جاتا ہے خواہ ان کی زندگی کے دوران بوجھ ہو۔

عن الباقر ان الرجل يكون عاقاً لهما في حياتهما فاذا صاتا ولم يستغفر لهما في حياتهما فاذا ماتا واكثر الاستغفار لهما كتب باراً. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آدمی ماں اور باپ کے ساتھ انہی زندگی میں نیکی کرے اور ان کے فوت ہو جانے کے بعد ان کو بھول جائے اور ان کی بخشش کے لئے دعا نہ مانگے تو بھی باپ اور ماں کا عاق ہو جاتا ہے اور اگر ان کی زندگی میں عاق ہو اور ان کے مرنے کے بعد ان کی بخشش کے لئے دعا مانگے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہو گا جو باپ اور ماں سے نیکی کرتے ہیں۔

عن ابی عبد اللہ و من العقوق ان ينظر الرجل الى والديه يحد النظر اليهما. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عقوق میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی باپ اور ماں کو غضب و غصہ سے دیکھے۔

قال رسول اللہ فوق كل برٍ برحتى يقتل الرجل في سبيل اللہ فاذا قتل في سبيل اللہ فليس فوقه بر و فوق كل عقوق عقوق حتى يقتل الرجل احد والديه فاذا قتل احد مما فليس فوقه عقوق. (روضۃ الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیکی سے بلند تر نیکی یہ

ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ جس وقت اللہ کی راہ میں مارا گیا اس سے بلند تر کوئی نیکی نہیں ہے اور ہر عقوق سے بد تر عقوق یہ ہے کہ آدمی باپ اور ماں میں سے کسی ایک کو قتل کر دے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو مارا تو اس سے بڑا عقوق کوئی نہیں ہے۔

قال رسول اللہ ان الجنة لتوجد ریحها من مسيرة خمسمائة عام ولا يجدها عاق ولا یوث قیل یا رسول اللہ وما الديوث قال الذی ترنی امراته و هو یعلم. (روضۃ الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہشت کی بو پانچ سو سال کی راہ سے سونگھی جاتی ہے لیکن اس کو باپ اور ماں کا عاق کیا ہوا اور دیوث سونگھ نہیں پاتا۔ راوی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ دیوث کون ہے فرمایا وہ آدمی کہ جس کی بیوی زنا کرے اور وہ جانتا ہو۔

عن ابراهیم بن شعیب قال قلت لابی عبد اللہ ان ابی قد کبر جداً و ضعف و نحن نحمله اذا اراد الحاجة فقال ان استطعت ان تلی ذلك منه فافعل و تصمه بیدک فانه جنة لك غداً. (وسائل)

ترجمہ: ابراہیم بن شعیب نے کہا کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میرے باپ (دادا) بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں اور ہم ان کو اٹھا کر پیشاب پاخانہ کراتے ہیں۔ پس حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تو خود اس کام کو کر سکے تو کر۔ اپنے ہاتھ سے ان کو کھانا کھلا کیونکہ یہ عمل اور

"لا اله الا الله"

کہہ لیکن اس جوان کی زبان بند ہو گئی اور وہ نہ کہہ سکا حضرت ﷺ نے جتنی بار بھی دوہرایا وہ نہ کہہ سکا، پس آنحضرت ﷺ نے اس عورت سے پوچھا جو کہ اس کے سرہانے بیٹھی تھی کہ کیا اس جوان کی ماں ہے؟ عرض کیا ہاں میں اس کی ماں ہوں۔ پوچھا کیا تو اس پر خفا ہے کہا ہاں اور یہ کہ میں نے چھ سال سے اس کے ساتھ بات نہیں کی۔ حضرت ﷺ نے فرمایا اس سے راضی ہو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ "رضی اللہ عنہ برصاک" اور چونکہ یہ کلمہ اس کے پیٹے کے ساتھ راضی ہونے کا تھا پس اس جوان کی زبان کھل گئی حضرت نے اس سے کہا

"لا اله الا الله"

کہہ اس نے کہا

"لا اله الا الله"

حضرت نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے اس نے عرض کیا میں ایک کالے بد صورت آدمی کو دیکھ رہا ہوں جس کے کپڑے گندے اور بدبودار ہیں، جس نے میرے نزدیک آ کر میرا گلا اور سانس لینے کا راستہ پکڑ لیا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

يا من يقبل اليسير و يعفو من الكثير اقبل مني اليسير و اعف عنى الكثير انك انت الغفور الرحيم.

پس اس جوان نے یہ کلمات کہے اس وقت آنحضرت ﷺ نے اس سے

تیری یہ نیکی تیرے لئے کل قیامت کے دن جہنم کی آگ سے تیرے لئے ڈھال ہوگی۔

عن ابی عبداللہ قال رسول اللہ شابا عند وفاته فقال له قل لا اله الا الله فاعتقل لسانه مراراً فقال لا مراة عند رأسه هل نهذا ام قالت نعم انا امه فقال افساخطة نت عليه قالت نعم ما كلمته منذ ست حجج قال ارضى عنه فقالت رضى الله عنه يا رسول الله برصاك عنه فقال له رسول الله قل لا اله الا الله فقالها فقال ماترى قال ارى رجلاً اسود قبيح المنظر منتن الريح قد ورنى الساعة فاخذ بكطمي فقال قل يا من يقبل اليسير و يعفو من الكثير اقبل مني اليسير واعف عنى الكثير انك انت الغفور الرحيم فقالها، قال ماترى فقال ارى رجلاً ابيض حسن الوجه طيب الريح قد ورنى و ارى الاسود قد نأى عنى قال اعدفا عاد فقال لست ارى الاسود وارى الابيض قال فسمفى على هذا الحال. (مشكوة الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ مرنے کے قریب تھا اس کے بعد اسے فرمایا

اس کا اچھا نام رکھے، نیک ہدایت کرے اور اسے نیک کھائی دے۔
 عن ابی الحسن قل اول ما یبر الرجل ولده ان یشمہ
 باسم حسن فلتحسن احدکم اسم ولده. (وسائل)
 ترجمہ: امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی آدمی کی اس کے بیٹے
 پر پہلی نیکی و احسان یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ پس اپنے بیٹوں کے
 اچھے نام رکھو۔

قال رسول اللہ حق الولد علی والدہ اذا کان ذکراً ان
 یستصر امہ و یستحسن اسمہ و یعلمہ کتاب اللہ و
 یطہرہ و یعلمہ السباحة و اذا کانت انثی ان یستحد
 امہا و یستحسن اسمہا و یعلمہا سورة والنور ولا
 یعلمہا سورة یوسف ولا ینزلہا الغرف و یعجل
 سراحہا الی بیت زوجہا. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو تیرا
 فرض یہ ہے کہ اس کی ماں کو معزز سمجھے اور اس کا نام رکھے، اسے قرآن
 پڑھائے، اس کا حق نہ کرے، اسے تیرنا سکھائے اور اگر لڑکی ہو تو اس کی
 ماں کو معزز سمجھے اس کا اچھا نام رکھے اسے سورہ نور یاد کرائے اور اسے سورہ
 یوسف نہ پڑھائے دوسری منزل پر اسے جگہ نہ دے اور سے جلد شوہر کے
 گھر بھیجے۔

قال امیر المومنین لا تعلموا نسائکم سورة یوسف
 ولا تقرأ وھن ایاھا فان فیھا الفتن و علماھن

فرمایا اب کیا دیکھتا ہے؟ عرض کیا میں ایک سفید خوبصورت اور اچھے لباس والے
 آدمی کو دیکھتا ہوں جو کہ میرے پاس آیا اور وہ سیاہ پشت واپس جانا چاہتا ہے۔
 حضرت ﷺ نے فرمایا ان کلمات کو دہرا اس نے دہرائے تو حضرت ﷺ
 نے پوچھا اب کیا دیکھتا ہے؟ عرض کیا اب میں اس کالے کو نہیں دیکھتا اور وہ
 سفید آدمی میرے نزدیک ہے۔ پس اسی حال میں وہ جوان فوت ہو گیا۔

عن علی بن الحسین و اما حق ولدک فان تقلم انہ منک و
 مصاف الیک فی عاجل الدنیا بخیرہ و شرہ و انک مسئول
 عما ولیتہ من حسن الادب والدلالة علی ربہ عزوجل
 والمعونۃ علی طاعته فاعمل فی امرہ عمل من یعلم و انہ
 مثاب علی الاحسان الیہ ومواقب علی الاسألة الیہ.
 (خصال)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے بیٹے کا حق یہ ہے کہ تو
 جان نہ لے کہ وہ تجھ سے اور تیرے ساتھ وابستہ ہے، اچھا ہو یا برا، تو اس کی پرورش کا
 جوابدہ ہے اور اس کی خدا شناسی کا جوابدہ ہے اور اس کی دینداری کے لئے جوابدہ
 ہے۔ اس کے ساتھ ایسا معاملہ کر کہ تو جان لے کہ احسان سے اس کے لئے ثواب لے
 سکتا ہے اور اس کے ساتھ بدی کرنے سے بچتا جاسکتا ہے۔

عن ابی الحسن موسیٰ قال جاء رجل الی النبی فقال یا
 رسول اللہ ما حق ابنی هذا قال تحسن اسمہ وادبہ وضعہ
 موضعاً حسناً. (وسائل)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا ایک آدمی
 پیغمبر ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے اس بیٹے کا
 مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا اس کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو

ترجمہ: پیغمبر ﷺ کی جملہ وصیتوں میں سے ہے یا علی خدا اس باپ اور ماں پر لعنت کرے کہ جو اپنے بیٹوں کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ عاق ہوں۔ یا علی باپ اور ماں پر لازم ہے کہ بیٹوں کے حقوق کا لحاظ رکھیں جیسا کہ بیٹے پر لازم ہے کہ ماں باپ کے حقوق کا لحاظ رکھیں۔ یا علی خدا اس باپ اور ماں پر رحمت کرے کہ جو اپنی اولاد کو نیکی کرنے کا موقعہ مہیا کرے۔ یا علی جو کوئی اپنے ماں باپ کو غمناک کرے ان کی طرف سے عاق ہے۔

قال رسول الله رحم الله من اعان ولده على بره قال قلت كيف يعين على بره قال يقبل ميسوره ويتجاوز عن معسوره ولا يرهقه ولا يخرق به. (وسائل)

ترجمہ: رسول خدا ﷺ نے فرمایا خدا اس آدمی پر رحمت کرے کہ جو اپنے بیٹے کی، اس کی نیکی پر اعانت کرے۔ راوی نے کہا کہ کس طرح اعانت کرے؟ فرمایا کہ جو آسان کام اس سے ہو اس کو قبول کرے، جو کام اس کے لئے مشکل ہے اس کو معاف کر دے۔ اس پر سختیاں نہ کرے اور اس کے ساتھ زیادتی و تندہی نہ کرے۔

قال رسول الله من حق الوالد على والدته ثلاثة يحسن اسمه و يعلمه الكتابة و يزوجه اذا بلغ. (روضة الواعظين)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بیٹے کے باپ پر تین حقوق ہیں! اس کو اچھے نام سے پکارے، اس کو لکھنا سکھائے اور جب بالغ

سورة النور فان فيها المواعظ. (وافی)

ترجمہ: امیر المؤمنین ﷺ نے فرمایا کہ اپنی عورتوں کو سورہ یوسف نہ پڑھاؤ اور ان کے سامنے نہ پڑھو کیونکہ اس میں فتنے ہیں۔ انہیں سورہ نور کی تعلیم دو کیونکہ اس میں نصاب ہے۔

شرح: یہ حدیث اس سے پہلی حدیث کا ایک جملہ ہے جو کہ سورہ نور کی "اعلمونا" اور سورہ یوسف کی "اعلمونا" کی تشریح کرتی ہے چونکہ سورہ نور میں ستر اور عفت کی بڑی ترغیب ہے اور سورہ یوسف میں عورتوں کے عتق اور ان کی مردوں سے محبت اور اسی قسم کے مطالب ہیں کہ جن سے ناقص العقل آدمی ضلالت و گمراہی میں گر پڑتے ہیں۔

فی وصية النبی لعلی یا علی حق الولد علی والدہ ان یحسن اسمه وادبه و یضعه موضعاً صالحاً. (وسائل)

ترجمہ: پیغمبر اکرم ﷺ کی علی علیہ السلام کو وصیت میں ہے یا علی بیٹے کا باپ پر یہ حق ہے کہ اس کو اچھے نام سے بلائے، نیک باتوں کی ہدایت کرے اور اسے حلال روزی کھلائے۔

یا علی لعن الله والدين حمسلا ولد هما علی عقوقهما یا علی يلزم الوالدين من حقوق ولد هما ما يلزم الوالد لهما مسن "حقوقهما" یا علی رحم الله والدين حملا ولد هما علی برهما یا علی من احزن والديه فقد عقهما. (وسائل)

ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔

قال النبی اغسلوا صبیالکم من الغمر فان الشیطان
یہم الغمر فبغزع الصبی فی رقاده و یتاذی بہ
الکاتبان. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ رات کو سونے سے
پہلے بچوں کے ہاتھوں اور منہ سے تیل اور میل دھو ڈالو۔ کیونکہ شیطان آکر
ان کو سو گھٹتا ہے اور بچے سوتے میں ڈرتے ہیں اور ملائکہ آزرہ کرنے
والے اعمال لکھنے لگتے ہیں۔

عن الصادق اسقوا صبیانکم السویق فی صغرہم
فان ذلک ینبت اللحم و یشد العظم.

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے بچوں کو ستو (جو) کھلاؤ کہ ان
کے گوشت کی پرورش اور ان کی ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔

قال رجل لابی عبد اللہ یولد لنا المولود فیکون فیہ
الضعف والعلۃ فقال صایمئعک من السدیق فانه
یشد العظم و ینبت اللحم. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: ایک آدمی نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے
بچوں میں کمزوری اور بیماری رہتی ہے۔ فرمایا تم انہیں ستو (جو) کیوں
نہیں دیتے جو کہ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کے گوشت کو آگاتے ہیں۔

قال رسول اللہ اذا نظر الوالد لولده فسرہ کان لوالده
عتق نسمة قیل یا رسول اللہ و ان نظر ثلاثہ مائة و

ستین نظرة قال اللہ اکبر. (روضة الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو باپ اپنے بیٹے کو
رحمت کی نظر سے دیکھے اور اسے خوش کرے اس کو ایک غلام آزاد کرنے
کا ثواب ملتا ہے۔ عرض کیا اگرچہ وہ تین سو ساٹھ مرتبہ روزانہ نظر کرے۔
فرمایا خدا اس سے بھی بزرگ تر ہے۔

قال رسول اللہ اکثروا من قبلۃ اولادکم فان لکم بکل
قبلۃ درجۃ فی الجنة مسیرتہ خمسۃ عام. (روضة
الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کے زیادہ
بوسے لو کیونکہ تمہارے لئے ہر بوسہ کے بدلے جنت میں ایک درجہ ہے،
جس کی پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

قال امیر المومنین قبلۃ الولد رحمۃ و قبلۃ المرثۃ شہوۃ
و قبلۃ الوالدین عبادۃ. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹے کو چومنا رحمت ہے
اور عورتوں کو چومنا شہوت ہے، ماں اور باپ کو چومنا عبادت ہے۔

عن الصادق اکرموا اولادکم و احسنوا ادبہم
یفغر لکم. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کو پیارا سمجھو، انہیں
نیک ہدایت کرو تا کہ تمہارے گناہ بخشے جائیں۔

قال رسول اللہ الوالد الصالح ریحانۃ من ریاحین

الوند ما قبلت احداً منهم فقال رسول الله من لا
يرحم لا يرحم. (روضة الواعظین)

ترجمہ: روایت بیان ہوئی ہے کہ حضرت رسول خدا امام حسن علیہ السلام کا
بوسہ لے رہے تھے کہ اقرع بن حابس نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں
ان میں سے ایک کو بھی نہیں چومتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس
آدمی پر رحم نہیں کیا جاتا جو کہ رحم نہیں کرتا۔

عن ابی عبد اللہ قال ان اولاد المسلمین موسومون
عند اللہ شافع و مشفع فاذا بلغوا اثنتی عشر سنة
کتب لهم الحسنات فاذا بلغوا الحلم کتب علیهم
السيئات. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیٹے خدا کے
نزدیک شافع و مشفع نام رکھتے ہیں، جب بارہ سال کے ہوتے ہیں تو ان کے
لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ پس جب بالغ ہوں تو ان کی بدیاں لکھی جاتی ہیں
(شافع شفاعت کرنے والا۔ مشفع جس کی شفاعت قبول ہو)

قال امیر المومنین سموا اولادکم قبل ان یولد فان لم
تدروا اذکراً ام انثی فسموهم بالاسماء التي تكون
للاذکر والانثی فان اسقاطکم اذا لقوکم يوم القيامة
ولم تسموهم سيقول السقط لابیہ فهلہ سمنی و قد
سمی رسول اللہ محسناً قبل ان یولد. (وسائل)

ترجمہ: امیر المومنین نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کی ولادت سے پہلے

الجنة. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ صلح بیٹا بہشت کے
پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔

قال رسول اللہ من قبل ولدہ کتب اللہ له حسنة.
(وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بیٹے کا
بوسہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

عن ابی عبد اللہ جاء رجل الى النبی فقال ما قبلت
صبياً لی قط قال رسول اللہ هذا رجل عندی انه من
اهل النار. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی پیغمبر ﷺ
کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میں نے کبھی بھی اپنے بیٹے کا بوسہ نہیں
لیا۔ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک یہ آدمی اہل جہنم
میں سے ہے۔

عن ابی عبد اللہ یرحم الرجل لشدة حبه لولده.
(وسائل)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی پر اتنا رحم کیا جاتا
ہے جتنی کہ اس کے دل میں اپنے بیٹے کی محبت ہو۔

قیل ان رسول اللہ کان یقبل الحسن بن علی علیہما
السلام فقال الا قرع بن حابس ان لی عشرة من

آقا کے پاس جا اور اس کا سلام کر۔ پس میں نزدیک ہوا اور سلام کیا انہوں نے فصیح کلام میں میرے سوال کا جواب دیا اور فرمایا اپنی اس بچی کا نام تبدیل کر جو تو نے کل رکھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نام کو پسند نہیں کرتا میری بیٹی پیدا ہوئی تھی جس کا میں نے نام حمیرا رکھا تھا۔ پس حضرت ﷺ نے فرمایا اس کی اطاعت کرتا کہ تو ہدایت پائے اور میں نے بیٹی کا نام تبدیل کر دیا۔

قال رسول الله استحسنوا اسمائکم فانکم تدعون بها يوم القيامة قم يا فلان بن فلان الى نورک وقم يا فلان بن فلان لانورک. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اپنے نام اچھے ناموں میں سے رکھو۔ کیونکہ تمہیں قیامت کے دن ان ناموں سے بلایا جائے گا۔ اے فلان کے بیٹے اپنے نور کی طرف آ۔ اے فلان بن فلان آ کہ تو کوئی نور نہیں رکھتا۔

شرح: شاید نور، ایمان اور اعمال صالحہ کا کنایہ ہو یعنی ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف اٹھ جو کہ تو نے دنیا میں کیا اور دوسرے سے کہیں گے کہ چونکہ تو نے کوئی ایمان اور اعمال صالحہ نہیں کیا اس لئے بے نور رہا۔

عن ابی جعفر اصدق الاسماء ماسمی بالعبودية و افضلها اسماء الانبياء. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ناموں میں نام وہ ہے،

نام رکھو اور اگر نہیں جانتے کہ مذکر ہے یا مؤنث تو مشترکہ نام رکھو۔ کیونکہ تمہارے اسقاط حمل جب قیامت کے دن تم سے ملیں گے اور ان کے نام نہ ہونگے تو وہ تم سے کہیں گے کہ اے باپ تم نے میرا نام کیوں نہیں رکھا۔ اسی لئے رسول خدا ﷺ نے حضرت محسن ﷺ کا نام ان کی پیدائش سے پہلے رکھا۔

شرح: مشترکہ نام مثلاً زائدہ۔ صلبہ۔ طلحہ۔ حمزہ اور محسن وغیرہ۔ محسن فاطمہ زہرا (ع) کے بیٹے ہیں۔ جب رسول خدا ﷺ کی وفات کے بعد ان کے گھر کو آگ لگانا چاہتے تھے تو اس ظلم کے نتیجہ میں شہید ہو گئے۔

عن يعقوب بن سراج قال دخلت على ابی عبد الله وهو واقف على راس ابی الحسن موسى وهو فی المهد يساره طويلا فجلست حتى فرغ فقلت اليه فقال ادن من مولاك فدنوت منه فسلمت فرد علي بكلام فصيح ثم قال اذهب فغير اسم ابنتك التي سميتها امس فانه اسم يبغضه الله فكانت والدت لي ابنة فسميتها بالحميراء فقال ابو عبد الله انتہ الى امره ترشد فغيرت اسمها. (وسائل)

ترجمہ: یعقوب بن سراج کہتا ہے کہ میں حضرت صادق ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بزرگوار حضرت موسیٰ بن جعفر ﷺ کے گھوارہ کے پاس کھڑے ان سے طویل رازو نیاز کر رہے تھے۔ میں رک گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے۔ میں اٹھا تا کہ ان کی خدمت میں پہنچوں۔ فرمایا اپنے

اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

قال ابو جعفر لابن صغير ما اسمك قال محمد قال بم
تكنی قال بابی علی فقال ابو جعفر احتظرت من
الشيطان احتظراً شديداً ان الشيطان اذا سمع
منادياً ينادى يا محمد و يا علی ذاب كما يذوب
الرصاص حتى اذا سمع منادياً ينادى باسم عدو من
اعدائنا هتد واختال. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام باقر علیہ السلام نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ تیرا نام
کیا ہے۔ اس نے کہا محمد پوچھا تیری کنیت کیا ہے کہا ابو علی۔
حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے شیطان کو ایک مضبوط ہارے میں بند کیا ہے۔
تحقیق کہ جب شیطان سنتا ہے کہ کس کو اے محمد، یا اے علی کے نام سے
بلایا جاتا ہے تو وہ شرمسار ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ کسی اور آدمی کا نام
سنتا ہے جس کا نام ہمارے ناموں میں سے نہ ہو تو اس وقت وہ خوش ہو
جاتا ہے اور فرح کرتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال کنت جلیساً لا بیعہ اللہ
بالمدينة ففقدنی ایاماً ثم انی جئت الیہ فقال لم ارک
منذ ایام فقلت ولد لی غلام فقال بارک اللہ فما
سمیتہ قلت سمیتہ محمداً فاقبل بخدہ نحو الارض
وهو یقول محمد محمد محمد حتی کاد ان یلصق
خدہ بالارض ثم قال بنفسی ویولد لی وباہلی وبابوی

جو اللہ کی بندگی پر دلالت کرے مثلاً عبد اللہ۔ ناموں میں سے بہترین نام
پیغمبروں کے نام ہیں۔

قال رسول اللہ مامن اهل بیت فیہم اسم نبی الا
بعث اللہ عزوجل ملکاً یفدسہم بالغداة والعشی.
(وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی ایسے
خانہ ان نہیں ہیں کہ جن میں کسی ایک پیغمبر کا نام ہو مگر یہ کہ خدا ان میں
ایک فرشتے کو مبعوث کرتا ہے جو کہ ان کی قدس و پاکیزگی کے لئے دعا
کرتا ہے۔

عن ابی عبد اللہ قال لا یولد لنا ولد الا سمیناہ محمداً
فاذا مضی سبعة ایام ان شیئنا غیرنا وان شیئنا
ترکنا. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق نے فرمایا کہ ہمارے لئے کوئی بھی بیٹا پیدا
نہیں ہوتا مگر یہ کہ ہم اس کا نام محمد رکھتے ہیں۔ پس جب سات دن ہو
جاتے ہیں تو ہم کبھی اس کا نام تبدیل کر دیتے ہیں اور کبھی وہی رہنے
دیتے ہیں۔

قال رسول اللہ من ولد له اربعة اولاد ولم یسم
احدہم باسمی فقد جفانی. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس کے چار بیٹے ہو
جائیں اور ان میں سے کسی ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھا ہو، پس

و باهل الارض كلهم جميعا الغداء الرسول الله واله
لاتسبه ولا تضربه ولا تسيئى به واعلم انه ليس فى
الارض دار فيها اسم محمد الا وهى تقديس كل يوم.
(وسائل)

ترجمہ: ابو ہارون کہتا ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں
تھا۔ مجھے چند دن مدینہ میں نہ دیکھا، جب میں آیا تو فرمایا میں نے تجھے چند
دن نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ خدا نے مجھے ایک بیٹا عطا کیا ہے۔
فرمایا مجھے مبارک ہو تو نے اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے کہا محمد۔ حضرت
سرزمین کی طرف جھکاتے جاتے تھے اور محمد، محمد، محمد کہتے جاتے تھے حتیٰ
کہ نزدیک تھا کہ ان کا سر زمین سے لگ جاتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ مہر می
جان میری بیٹوں، میری بیویوں، باپ، میری ماں، اور جمع اہل زمین کی
جانیں رسول خدا ﷺ پر قربان ہوں جب تو نے یہ نام رکھا ہے تو اس کو
گائی نہ دے اس کو نہ مار۔ اسے بدی نہ سیکھے دے اور جان کہ کوئی گھر ایسا
نہیں جس میں کسی ایک آدمی کا نام محمد ہو مگر یہ کہ اس گھر کو ہر روز مقدس
و مطہر کیا جاتا ہے۔

قال رسول الله من ولد له ثلاث بنين ولم يسم احدهم
باسمى فقد جفانى. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس بیٹے کا نام محمد رکھو
اس سے محبت کرو، مجلس میں اسے اچھی جگہ دو اور اس کے سامنے ترش
روئی نہ کرو۔

قال الرضا عليه السلام البيت الذى فيه محمد يصبغ
اهله بخير و يمشون بخير. (وسائل)

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر جس میں محمد نام کا
کوئی آدمی ہو اس کے اہل خانہ خیر سے صبح کی ابتدا کرتے ہیں، خیر سے
شام کرتے ہیں۔

قال النبى مامن قوم كانت لهم مشورة فحضر من
اسمه محمد او احمد فادخلوه فى مشورتهم الا كان
خيراً لهم. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو بھی گروہ کسی مشورہ کے
لئے جمع ہو کہ جن میں ایک ایسا آدمی ہو جس کا نام محمد یا احمد ہو، تو ان
کی رائے ضرور خیر پر قرار پائے گی۔

قال النبى مامن مائدة وضعت فقعدها من اسمه
محمد او احمد الا قدس ذلك المنزل فى كل يوم
مرتین. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی دستر خوان
ایسا نہیں کہ جو بچھا دیا جائے اور اس پر محمد یا احمد نام کا کوئی آدمی بیٹھے مگر
یہ کہ ہر روز دو مرتبہ اس مکان کو مقدس و مطہر کرے۔

عن سلمان الجعفرى قال سعت ابا الحسن يقول لا
يدخل الفقر بيتا فيه اسم محمد او احمد او على او
الحسن او الحسين او جعفر او طالب او عبد الله او

فاطمۃ من النساء. (وسائل)

ترجمہ: سلمان جعفری کہتے ہیں میں نے سنا کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے تھے کہ اس گھر میں غربت داخل نہیں ہوتی کہ جس گھر میں محمد یا علی، حسن یا حسین یا طالب یا عبداللہ یا فاطمہ کا نام ہو۔

عن ابی عبداللہ قال جاء رجل الى النبی فقال ولد لی غلام فما اسمیه قال باحب الاسماء الی حمزة. (وسائل)

ترجمہ: صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اس کا کیا نام رکھوں؟ فرمایا میرے نزدیک بہترین ناموں میں سے حمزہ نام ہے۔

عن جعفر بن محمد عن آبائه عن ابن عباس قال اذا كان يوم القيامة نادى مناد يقيم من اسمه محمد فليدخل الجنة بكرامة سمیه محمد. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ جس کسی کا نام محمد ہے کھڑا ہو اور احترام سے بہشت میں داخل ہو جبکہ خود اس کا نام محمد ہوگا۔

عن عبدالرحمن العزرمی قال استعمل معاویۃ مروان بن الحکم علی المدینہ وامره ان یفرض بشباب قریش لهم فقال علی ابن الحسین فاتیہ فقال ما

اسک فقلت علی بن الحسین فقال ما اسم اخیک فقل علی فقال علی و علی ما یرید ابوک ان یدع واحداً من والده الا سماه علیا ثم فرض فرجعت الی ابی فاخبرته قال ویل علی ابن الزرقاء دباغة الادء لو ولد لی ماء لا حببت ان لا اسمی احداً منهم الا علیاً. (وسائل)

ترجمہ: عبدالرحمن سے کہا کہ معاویہ نے مروان بن حکم کو مدینہ پر والی و حاکم مقرر کیا اور اس کو حکم دیا کہ قریش کے جوانوں پر بخشش کرے۔ اس نے ان کو عطیات دیئے۔ پس علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مروان کے پاس آیا مجھ سے کہا کیا نام ہے؟ میں نے کہا علی بن الحسین علیہ السلام اس نے کہا تیرے بھائی کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا علی۔ پس مروان نے کہا تیرا باپ کیا چاہتا تھا؟ کیا وہ اپنے بیٹوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چاہتا تھا مگر یہ کہ اس کا نام علی رکھے؟ پس اس نے مجھے وظیفہ دیا اور میں اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں آیا اور مروان کے ساتھ معاملہ ان کو بتایا فرمایا دباغة الزرقاء کے بیٹے پر لعنت، اگر میرے ایک سو بیٹے بھی ہوں تو میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ سب کے نام علی رکھوں۔

فصرح: مروان ابن الطرید ملعوب بوزغ کے نام سے مشہور تھا جو کہ ظالم ترین آدمی تھا۔ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور خصوصاً علی علیہ السلام کی اولاد کا سخت دشمن تھا جو کہ عثمان کے زمانہ سے اپنی زندگی کے آخر تک ہمیشہ آنجناب ﷺ کے مناقب کو چھپانے اور ان پر افترا باندھنے کی کوشش

فقبض ولم يسمها منها الحكم و حكيم و خاند
ومالك و ذكر انها ستة او سبعة مما لا يحوزان
يتسمى بها. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے
اپنی وفات کے نزدیک ایک صحیفہ طلب کیا۔ چاہتے تھے کہ چند ناموں سے
منع کریں۔ اس کے بعد وفات پائی جبکہ ان کے نام نہ لے سکے۔ ان میں
سے حکم، حکیم، خالد اور مالک ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے جن ناموں کا
ذکر کیا وہ چھ نام تھے یا سات نام۔

عن ابی جعفر قال ان ابغض الاسماء الى الله تعالى
حارث ومالك و خالد. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک دشمن ترین
(ناپسندیدہ ترین) نام حارث، مالک اور خالد ہیں۔

قال رسول الله على منبره الا ان خيرا الاسماء عبد الله
و عبد الرحمن و حارثة و همام و شر الاسماء ضرار
ومرة و حرب و ظالم. (وسائل)

ترجمہ: رسول خدا ﷺ اپنے منبر پر تھے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ بہترین
نام عبد اللہ، عبد الرحمن، حارثہ اور ہمام ہیں اور بدترین نام ضرار، مرہ،
حرب اور ظالم ہیں۔

قال ابو عبد الله بعبد الملك بن اعين كيف سميت
ابنك ضريسا قال كيف سماك ابي جعفر دارا

کرتا تھا۔ اس کا باپ حکم عثمان بن عفان کا چچا تھا، جو کہ رسول خدا ﷺ کا
دشمن تھا اور ہمیشہ آنجناب ﷺ کا مذاق اڑاتا۔ وہ گلیوں میں رسول
خدا ﷺ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا اور نازیبا حرکات کرتا تھا۔ حضرت رسول
خدا ﷺ نے اس کو دیکھا اور فرمایا

فكذلك فلتكن

آنحضرت ﷺ کی لعنت کی وجہ سے وہ اخراج کے مرض میں مبتلا ہو گیا اور
جب تک زندہ رہا اس بیماری میں مبتلا رہا۔ اس طرح پیغمبر ﷺ نے اس کو
شہر بدر کیا اور طائف بھیج دیا۔ حکم کی ماں زرقاء بنت دھب تھی تاریخ ابن
اشیر میں منقول ہے کہ زرقاء ذوات الاعلام اور زنا کی وجہ سے مشہور تھی۔
عبد الرحمن بنی عوف کہتا ہے کہ کوئی بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا تھا مگر یہ کہ اس
کو رسول خدا ﷺ کے پاس دعا کے لئے لاتے تاکہ اس کے لئے دعا کریں
جب مروان کو لائے تو آنحضرت نے اس کے حق میں فرمایا

هو الوزغ الملعون بن الملعون

یہ چلپاسہ بن چلپاسہ اور ملعون بن ملعون ہے۔ مروان جمل کے واقعہ کے بعد
معاویہ سے ملحق ہو گیا اور امیر المومنین علیہ السلام کے بغض میں جدوجہد کرتا تھا۔
آپ کی وفات کے بعد دو مرتبہ مدینہ کی حکومت پائی۔ ابن اشیر کہتا ہے کہ ہر
جمعہ کو منبر رسول ﷺ پر جاتا تھا اور مہاجرین و انصار کے روبرو
امیر المومنین علیہ السلام پر سب کرتا تھا (نقل از تسمہ منتہی)

عن ابی عبد الله قال ان رسول الله دعا بصحيفة حين
حصره الموت يريد ان ينهى عن اسماء يتسمى بها

(وسائل)

ترجمہ: زرارة کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی جس کی کنیت ابو مرہ تھی، حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور گھر کے دروازے پر اجازت طلب کرتا تھا اور کہتا تھا ابو مرہ آیا ہے۔ پس امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے کہا میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر دوبارہ میرے گھر آؤ تو ابو مرہ نہ کہنا۔
 فصرح: کیونکہ ابو مرہ شیطان کی کنیت ہے۔

عن احمد بن اشیم عن الرضا قال قلت له لم يسمي العرب اولادهم بکلب و فهد و نمروا شباه ذلك قال كانت العرب اصحاب حرب و كانت تحول على العدو باسماء اولادهم و يسمون عبیدهم فرح و مبارک و میمون و اشباه هذا یتیمنون بها. (وسائل)

ترجمہ: احمد بن اشیم نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ عرب اپنے بیٹوں کے نام کلب، فہد، نمروا ناموں کی مانند کیوں رکھتے ہیں۔ فرمایا عرب جنگجو اور بہادر تھے اور اپنے بیٹوں کے ناموں سے دشمنوں کو ڈراتے تھے اور اپنے غلاموں کے فہد، مبارک، میمون اور ان ناموں کی مانند نام رکھتے تھے کیونکہ اس سے برکت و امان ڈھونڈتے تھے اور نیک فال سمجھتے تھے۔

فصرح: کلب فارسی میں کتا، فہد چیتا، میمون، نیک بخت۔

جعفرًا انهر فی الجنة و ضریس اسم شیطان (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے عبد الملک بن اعین سے فرمایا کہ تو نے کس طرح اپنے بیٹے کا نام ضریس رکھا۔ کہا آپ علیہ السلام کے باپ نے آپ کا نام جعفر علیہ السلام کس طرح رکھا۔ فرمایا جعفر بہشت کی ایک نہر کا نام ہے اور ضریس شیطان کا نام ہے۔

عن ابی عبد اللہ قال من السنه والبر ان یکنی الرجل باسم ولده. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیکی یہ ہے کہ مرد اپنے بیٹے کے نام سے کنیت رکھتا ہو۔

ان النبی نہی عن اربع کنی عن ابی عیسی و عن ابی الحکم و عن ابی مالک و عن ابی القاسم اذا کان الاسم محمداً. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار کنیت رکھنے سے منع فرمایا! ابو عیسیٰ، ابو الحکم، ابو مالک اور ابو القاسم۔ جبکہ نام محمد ہو تا کہ نام اور کنیت دونوں رسول کے نام و کنیت کے موافق نہ ہوں۔

عن زرارة قال سمعت ابا جعفر یقول ان رجلاً کان یغشی علی بن الحسین علیہما السلام و کان یکنی ابامرة اذا استقاذن علیہ یقول ابومرة فقال له علی بن الحسین باللہ اذا جئت ثانیاً فلا تقولی ابومرة.

بما عمل ابنه ثم قال رسول الله ﷺ والہ میراث الذ
عزوجل من عبده المومن ولد يعبدہ من بعدہ۔
(وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک
قبر کے پاس سے گزرے کہ جس کے مردے پر عذاب ہو رہا تھا۔ اگلے
سال گزرے تو عذاب نہیں ہو رہا تھا۔ انہوں نے اللہ سے اس کے حال
کے متعلق پوچھا۔ ان کو وحی آئی کہ اس سال اس کا ایک نیک بیٹا بلوغت
کی حد کو پہنچا ہے۔ اس نے ایک راستہ ٹھیک کیا اور ایک یتیم کو جگہ دی
ہے۔ اس لئے اس کو اسکے بیٹے کے کام کی وجہ سے میں نے بخش دیا۔ پس
حضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی طرف سے جو میراث ایک مرد مومن کے
لئے باقی رہتی ہے وہ بیٹا ہے کہ جو اس کے بعد اللہ کی عبادت کرے۔

عن اسحق بن عمار ابن ابی عبد اللہ۔ قال ان فلاناً
رجل مماء قال انی كنت زاهداً فی الولد حتی وقفت
بعرفة فاذا احببنی غلام شاب يدعو و یبکی ویقول یا
رب والدی فرغبنی فی الولد حیث سمعت ذلک۔
(وسائل)

ترجمہ: اسحق بن عمار نے کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فلاں مرد
(اور اس کا نام لیا) نے کہا کہ میں بیٹے کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا تھا حتی
کہ عرفہ میں مجھے اس کا احساس ہوا کہ میرے پہلو میں ایک جوان بیٹھا دنا
کرتا تھا اور کہتا تھا یا اللہ میرے ماں باپ۔ اس طرح مجھے بیٹے کے لئے

عن جعفر عن آبائه ان رسول الله ﷺ والہ کان
یعبدا الاسماء القبیحة من الرجال والبلدان۔ (وسائل)
ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی کہ
حضرت رسول خدا ﷺ نے گندے ناموں کو، جو لوگوں اور شہروں کے
تھے تبدیل کر دیا اور ان کے اچھے نام رکھے۔
عن ابی جعفر من سعادة الرجال الولد الصالح۔
(وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ آدمی سعادتمند ہے کہ جس کا
بیٹا نیک ہو۔

قال رسول الله ﷺ والہ الولد الصالح ریحانة من الله
فسمها بین عباده وان ریحانتی من الدنیا الحسن
والحسین۔ (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ نیک بیٹا ایک پھول
ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور اس کو اپنے بندوں میں تقسیم کیا
اور دنیا میں میرے لئے دو پھول اور ریحان، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں۔

قال رسول الله ﷺ والہ مرعیسی بقبر یعذب صاحبه ثم
مر به من قابل فاذا هولایعذب وقال یارب مررت
بهذا القبر عام اول وهو یعذب و مررت به انعام فاذا
هو لیس یعذب فاوصی الله الیه انه ادرك له ولد
صالح فاصلح طریقاً و آذی یتیماً فلهذا عفرت له

رغبت ہوئی جب میں نے اس جوان کی دعا کو سنا۔۔۔

قال علی بن الحسین من سعادة المرء ان يكون متجراً في بلاده و يكون خالصه صالحين و يكون له ولد يستعين بهم. (خصال)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا مرد کی خوش بختی ہے کہ اس کی تجارت اور کاروبار اس کے شہر اور وطن میں ہو، اسے گھر سے دوری اور آوارگی کا احساس نہ ہو، اس کے پاس بیٹھنے والے اور ملنے والے کہ جن کے ساتھ لین دین اور دوسرے کام کاج میں نیک اور شائستہ آدمی ہوں، اس کے اچھے اور فرمانبردار بیٹے ہوں، جن سے وہ زندگی میں مدد لے۔

عن ابی عبد اللہ قال لیس یتبع الرجل بعد موته من الاجر الا ثلث خصال صدقة اجراها فی حیاته فہی یجدی بعد موته الی یوم القیامۃ و صدقة موقوفة لا تورث او سنتہ ہدی سنہا فکان یعمل بہا و عمل بہا من بعدہ غیرہ او ولد صالح یتغفرلہ. (خصال)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا انسان مرنے کے بعد مزدوری نہیں پاتا ہے مگر تین عادتوں سے! اول صدقہ جاریہ سے جو اس نے اپنی زندگی میں دیا ہوٹ جو کہ اس کی وفات کے بعد استفادہ کا سبب ہو (مثلاً پانی کا کنواں، یا پل بنوانا یا دینی کتاب چھپوانا) اپنا مال وقف کیا (دین کے لئے) جو کہ وراثت میں نہیں جاتا، دوم ٹھیک طریقہ (دستور) جو وجود میں لایا ہو خود اس پر عمل کرتا رہا ہو اور جو لوگ اس کے بعد تھے اس پر عمل کرتے

رہے ہوں۔ تیسرا شائستہ بیٹا جو کہ اس کے لئے بخش کی دعا مانگے۔
قال ابو الحسن اذا اراد اللہ بعبد خیراً لم یمتہ حتی یرہ الخلف. (وسائل)

ترجمہ: امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے لئے خیر چاہتا ہے تو اس کو نہیں مارتا جب تک کہ اس کے لئے جانشین اور صلح بیٹا نہ عطا کرے۔

و روى ان من مات بلاخلف فکان لم یکن فی الناس و من مات وله خلف فکانہ لم یمت. (وسائل)

ترجمہ: روایت ہوا ہے کہ جو آدمی بغیر بیٹے کے مر گیا، گویا ہرگز لوگوں میں نہیں رہا ہے اور جو آدمی ایسی حالت میں مر جائے جبکہ اس کا بیٹا باقی ہو تو گویا وہ نہیں مرا۔

عن رجل عن ابی الحسن قال سمعته یقول سعد امرء لم یمت حتی یری خلفاً من نفسه. (وسال)

ترجمہ: راوی نے کہا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ وہ آدمی سعادت مند ہوا کہ جو اس وقت تک نہ مرا حتیٰ کہ اس نے اپنے جانشین کو دیکھا۔

عن عیسیٰ بن صبیح قال دخل الحسن العسکری علینا الحبس و کنت بہ عارفاً و قال لک خمس و ستون سنة و شهر و یومان و کان معی کتاب دعاء و علیہ تاریخ مولدی و اننی نظرت فیہ فکان کما قال

جو کہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ لیکن اب میں کوئی بیٹا نہیں رکھتا۔ آرزو کرتا ہوں کاش تو مجھے اس دن دیکھے جبکہ میرے بیٹوں نے میرا احاطہ کر رکھا ہو، بالدار شیروں کی طرح۔ جان کہ تمہیں جو کہ بنی عدنان کا بزرگ ترین باپ تھا جو کہ کثرت میں پتھروں کے ریزوں کی طرح ہیں، جو کہ گئے نہیں جاسکتے، اس کا وقت ختم ہوا اور لوگوں میں تنہا تھا۔

قال رسول اللہ من ثلث من صلبه فاحتسبهم على اللہ عزوجل وجبت له الجنة. (خصال)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس آدمی کے تین بیٹے مر جائیں اور وہ ان کی مصیبت پر صبر کرے اور ان کو اللہ کے حساب میں چھوڑ دے اس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے۔

قال النبی من سعادة المرء الزوجة الصالحة والمسكن الواسع والمركب الهنيئ والولد الصالح ومن يمن المنة ان يكون بكرها جارية. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ صالح بیوی، وسیع گھر، تابعدار گھوڑا، اور صالح بیٹا رکھتا ہو۔ عورت کے لئے خیر و برکت یہ ہے کہ اس کی پہلی اولاد لڑکی ہو۔

سال رجل رسول اللہ مابا لنا نجد باولادنا ما لا يجدون بنا قال لانهم منكم ولستم منهم. (وافی)

ترجمہ: ایک آدمی نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا ہم کس طرح اپنے

هل رزقت من ولد قلت لا قال اللهم ارزته ولداً يكون له عضداً فنعم العضد الولد ثم تمثل من كان ذا عضد يداك ظلامته ان الذليل الذي يست له عضه

قلت الك ولد قال ای واللہ سیکون لی ولد یملاء الارض قسطاً وعدلاً الان فله ثم تمثل

لعلک يوماً ان ترانی کانما بنی حوالی الاسود اللو لبد

فان تمیما قبل ان یلد الحصى اقام زماناً فی الناس و هو واحد

ترجمہ: عیسیٰ بن صلیح کہتا ہے کہ جس میں امام حسن عسکری علیہ السلام

ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ میں ان کی امامت کا عارف تھا۔ پس

میرے لئے فرمایا کہ تیری عمر پینسٹھ سال ایک ماہ اور دو دن ہے۔ میرے

پاس دعاؤں کی ایک کتاب تھی جس میں میری تاریخ پیدائش لکھی تھی۔ میں

نے اس کو دیکھا پس وہی تھا جو کچھ کہا گیا تھا۔ پھر مجھ سے پوچھا کیا تیرا کوئی

بیٹا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے دعا فرمائی اے اللہ اے بیٹا

عطا فرما تاکہ اس کے لئے دست و بازو (زور کمر) بنے۔ پس بیٹا بہترین

دست و بازو ہے اور ہر کوئی اس کی مثل ہے کہ جو دست و بازو کا مالک ہو۔

وہ آدمی ذلیل و خوار ہے کہ جو دست و بازو نہیں رکھتا۔ میں نے عرض کیا

کیا آپ کا کوئی فرزند ہے؟ فرمایا ہاں خدا کی قسم جلد ہی ایک بیٹا پیدا ہوگا

یرزقہم. (وسائل)

ترجمہ: بکر بن صالح نے کہا کہ میں نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو لکھا کہ میں پانچ سال سے اولاد کی روک تھام کئے ہوئے ہوں، اسی وجہ سے میں نے بیوی سے کراہت اور قطع تعلق کر لیا ہے، اولاد کی پرورش کرنا میرے لئے مشکل ہے کیونکہ میں غریب ہوں۔ پس آپ کے خیال میں کیسا ہے؟ انہوں نے مجھے لکھا کہ اولاد کی دعا مانگ، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ان کو روزی دیتا ہے۔

قال النبیؐ اولادنا اکبادنا صغراؤہم امرآؤنا کبراؤہم اعدائنا ان غاشوا فتنونا وان ماتوا حزنونا. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے بیٹے ہمارے جگر ہیں۔ ان میں چھوٹے ہمارے امیر ہیں اور ان کے بڑے ہمارے دشمن ہوں گے۔ اگر زندہ رہے تو ہمیں فتنہ و فساد اور امتحان میں مبتلا کریں گے اور اگر مرے تو ہمیں غمگین کریں گے۔

عن السکونی قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام وانا مغموم مکروب فقال لی یا سکونی ما غمک فقلت ولدت لی ابنة فقال یا سکونی علی الارض ثقلها و علی اللہ رزقها تعیش فی غیر اجللک و تاکل من غیر رزقک فسرى واللہ غمی فقال ما سمیتها قلت فاطمة قال آہ . آہ ثم وضع یرہ علی جبهته ثم قال ماذا سمیتها فاطمة فلا تسبها و

بیٹوں کے دل میں ماں کے لئے محبت پیدا کر سکتے ہیں؟ وہ ہمیں اس کی مانند نہیں کرتی ہیں۔ فرمایا اس لئے کہ وہ تمہارا حصہ ہیں اور تم ان کے حصہ نہیں ہو۔

قال رسول اللہؐ تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم غذا فی القيامة حتی ان السقط یقف محببنا علی باب الجنة فیقال له ادخل فیقول لا حتی یدخل ابوای قبلی. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا دعا کرو تا کہ میں قیامت کے دن تمہاری زیادتی کی وجہ سے فخر کروں، حتیٰ کہ ناکمل بیٹا جس کا حمل ساقط ہو گیا ہو وہ بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہشت میں داخل ہو تو وہ کہتا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں داخل ہوتا جب تک میرے ماں باپ مجھ سے پہلے نہ جائیں۔

قال امیر المومنین فی المرض یصیب الصبی قال کفارة لوالدته. (وسائل)

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بچے کو جو بیماری یا تکلیف ہوتی ہے ماں اور باپ کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

عن یکر بن صالح قال کتبت لابنی الحسن انی اجنتبت الولد منذ خمس سنین و ذلک اہلی لرہت ذلک و قالت انه یشد علی تربیہم لعلہ الشیئی فما تری فکتب علیہ السلام اطلب الولد فان اللہ

فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تیرے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے، تو نہیں چاہتا تھا، تو اسے تکلیف دہ جانتا ہے کہ وہ تیرے لئے ایک پھول ہے کہ جس کی تو خوشبو سو نگھتا ہے، اس کی روزی خدا کے ذمہ ہے، خود حضرت محمد ﷺ بھی بیٹی کے باپ تھے۔

علی بن الحسین علیہ السلام قال بشر النبیؐ بآبنة فنظر الی وجوه اصحابه فرای الکراهة افیهم فقال مالکم ریحانة اشمها و رزقها علی اللہ وکان رسول اللہ آبابنات. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ کو ایک بیٹی کی بشارت دی گئی۔ پس آنحضرت نے اصحاب کی طرف دیکھا اور ان کے چہروں پر کراہت دیکھی۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے بیٹی ایک پھول ہے جس کی میں بو سو نگھتا ہوں، اس کی روزی خدا کے ذمہ ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر ﷺ بھی بیٹی کے باپ تھے۔

عن ابراهیم الکرخی عن ثقة مدته من اصحابنا قال تزوجت بالمدينة فقال لی ابو عبد اللہ کیف رایت فقلت مارای من رجل من خیر من امرأة الا و قدر آیتہ فیہا ولكن خانتنی فقال وما هوا قلت ولدت جاریة قال فلعلک کرهتها ان اللہ عزوجل یقول لہلؤکم و ابنائکم لا تدرون ایہم اقرب لکم نقعاً. (وسائل)

ترجمہ: ابراہیم کرخی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک

لا تلکنہا ولا تضربہا. (وسائل)

ترجمہ: سکونی کہتا ہے کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا، جب کہ میں بڑا غمگین و رنجیدہ تھا۔ فرمایا تیرے غم و اندوہ کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا خدا نے مجھے ایک بیٹی دی ہے۔ فرمایا اسے سکونی! زمین اس کو اٹھاتی ہے اس کی روزی خدا کے پاس ہے، وہ تیری عمر کے بغیر عمر گزارتی ہے، تمہاری روزی نہیں کھاتی۔ خدا کی قسم امام علیہ السلام کے فرمان کی برکت سے میرا غم زائل ہو گیا۔ پس پوچھا کہ تو نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا فاطمہ۔ فرمایا کہ آہ آہ اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور فرمایا جب تو نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے تو اس کو گالی نہ دے اور لعنت نہ کر اور نہ مار۔

شرح: جب امام علیہ السلام نے فاطمہ کا نام سنا تو آہ بھری اور ہاتھ ماتھے پر رکھا اور غم کا اظہار کیا۔ گویا اپنی مظلومہ داوی علیہا السلام کو یاد کیا اور ان کے مصائب یاد آ گئے۔ ہاں خدا کی قسم جعفر علیہ السلام کے شیعہ بھی جب کبھی اس سیدہ عالم کا نام سنتے ہیں تو غمگین ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی طینت آل محمد علیہم السلام کی طینت سے ہے۔

عن الجارود بن منذر قال قال لی ابو عبد اللہ بلغنی انه ولد لک ابنة فتسخطها و ما علیک ریحانة تشمها و قد کنیت رزقها وکان رسول اللہ آبابنات. (وسائل)

ترجمہ: جارود بن منذر نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھ سے

يسئلہ اذکر ام انثی حتی یقول اسوی فاذا کان سویاً
یقول الحمد للہ الذی لم یخلق منی خلقاً مشوهاً.
(وسائل)

ترجمہ: جب امام زین العابدین علیہ السلام کو اولاد کی بشارت دی جاتی تو
آپ علیہ السلام یہ نہیں پوچھتے تھے کہ بیٹا ہے یا بیٹی بلکہ پہلے پوچھتے کہ اس کی
خلقت درست ہے اور کیا اس کی خلقت میں کوئی نقص تو نہیں۔ پس اگر
کہا جاتا کہ درست ہے اور اس کی خلقت میں کوئی نقص نہیں تو فرماتے خدا
کی حمد کہ اس نے میری کوئی بد صورت اور عیب دار اولاد پیدا نہ کی۔

عن الصادق ان رجلاً شکا الیہ غمہ ببناتہ فقال الذی
ترجوه لتضعیف حسناتک و محوسیئاتک فارجہ
بصلاح حال بناتک اما علمت ان رسول اللہ قال لما
جاوزت سدرۃ المنتہی و بلغت و قضبانہا و
اغصانہا رایت بعض ثمار قضبانہا اثداؤہ معلقة
یقطر عن بعضها اللبن و من بعضها شبه الدقیق
السمید و من بعضها الثیاب و من کبضہا کالنبق
فیہوی ذلک کلہ نحو الارض فقلت فی نفسی این
مقرہذہ الخارجات فنادانی ربی یا محمد ہذہ انبتہا
من ہد المکان لا غدوینہا بنات المومنین من اتک
ونبیہم فقل لاباء البنات لاتضعن صدورکم فانی
کما خلقتہن ارزقہن. (وسائل)

آدی نے بتایا کہ میں نے مدینہ میں شادی کی تھی اور کچھ عرصہ کے بعد
حضرت صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تو نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ میں
نے عرض کیا کوئی ایسی خوبی و نیکی نہیں دیکھی جو ایک مرد اپنی بیوی میں
دیکھتا ہے مگر یہ کہ میں نے اس کو اپنی بیوی میں دیکھا ہو بلکہ اس نے
میرے ساتھ خیانت کی فرمایا کیا خیانت کی ہے؟ میں نے کہا اس نے
بیٹی پیدا کی ہے۔ فرمایا شاید تو نہیں چاہتا۔ خدا نے عزوجل فرماتا ہے کہ تم
نہیں جانتے کہ باپ اور بیٹوں میں سے کونسا ایک تمہیں فائدہ پہنچائے گا
جو تمہارے نزدیک نہیں۔

شرح: جیسا کہ باپ اور بیٹوں کی تعداد کا پتہ نہیں ہے اسی طرح
بیٹی اور بیٹے کا بھی پتہ نہیں ہے کہ ان میں سے کونسا ایک باپ اور ماں
کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ شاید بیٹی باپ کے لئے اور اس کی ماں بیٹے
سے زیادہ نافع ہو۔ پس بہتر ہے کہ آدمی اس پر راضی رہے جو کچھ کہ خدا
نے اختیار کیا ہے۔ وہ اپنے بندے کے حال کو بہتر جانتا ہے کہ بیٹا
کرامت فرما ہے یا بیٹی عطا کرنے والی ہے۔ حدیث میں ہے:

الامراۃ الصالحة خیر من الف رجل غیر صالح.

یعنی صالح عورت غیر صالح ہزار مردوں سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

خیر اولاد کم البنات .

بیٹی ان مردوں سے صالح ہو جو کہ باپ اور ماں کے لئے زیادہ مبارک ہوں۔

کان علی بن الحسین علیہ السلام اذا بشر بولدکم

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی تین لڑکیوں یا تین بہنوں کو خرچ دے اور ان کی مصیبت پر صبر کرے حتیٰ کہ وہ اپنے شوہروں کے گھر چلی جائیں یا مر کر قبرستان میں، تو وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوں گے آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور انگشت وسطیٰ سے اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا دو ہوں تو فرمایا دو ہوں تو بھی۔ عرض کیا اگر ایک ہو تو فرمایا ایک ہو تو بھی۔

عن علی بن الحسین من عال ابنتین او اختین او عمتین او خالتین حجتہ من النار. (وسائل)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی دو لڑکیوں یا دو بہنوں یا دو چھوٹی بیویوں یا دو خالوں کے خرچ کا ذمہ دار ہو اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔

قال الصادق علیہ السلام اذا اصاب الرجل ابنة بعث الله اليها ملكاً فامر جناحه على راسها و صداها و قال ضعينة خلقت من ضعف المنفق عليها معان. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بھی کسی مرد کے ہاں کوئی بیٹی پیدا ہو تو خدا ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو کہ اس کے سر اور سینہ پر اپنے بال ڈالتا ہے اور کہتا ہے تو کمزور ہے جو کہ کمزوری سے خلق ہوئی؟ جو کوئی اس سے محبت کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا۔

عن حمزة بن حمران رفعه قال اتى النبى رجل وهو

ترجمہ: روایت ہوئی کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹیوں کے غم کی وجہ سے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ تیری نیکیاں زیادہ ہوں اور تیرے گناہ مٹ جائیں تو اپنی لڑکیوں کے حالات کے مطابق رہ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس وقت میں بدرۃ النعتی کے پاس سے گذرا تو اس کے پھل اور شاخیں زمین پر گری پڑی تھیں اور میں اس پھیلے ہوئے درخت کے پاس پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی ٹہنی سے زمین پر دودھ گر رہا تھا اور کسی ٹہنی سے شہد۔ ایک اور سے سفید آٹا، کسی سے گھی، کسی سے لباس اور کسی سے نبت جو کہ سدرہ کے درخت کا پھل ہے۔ یہ سارے زمین پر گر رہے تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ تمام چیزیں جو کہ اس درخت سے گرتی ہیں کہاں جاتی ہیں؟ پس خدا نے مجھے آواز دی یا محمد میں نے اس درخت کو اس مکان میں خلق کیا ہے کہ جس میں تیری امت کے موہن لڑکوں اور لڑکیوں کو غذا دیتا ہوں۔ پس والدین سے کہیں کہ لڑکیوں سے دل تنگ نہ ہوں کیونکہ جیسا کہ میں نے ان کو خلق کیا ہے اسی طرح ان کو روزی بھی دیتا ہوں۔

قال رسول الله من عال ثلث بنات او مثلهن من الاخوات و صبر على لاواهن حتى ياتين الا ازواجهن او يمتن فيصرن الى القبور انا وهو فى الجنة كهاتين و اشار بالسبابة والوسطى فقل يا رسول الله واثنين قال واثنين قيل و واحدة قال وواحدة. (وسائل)

عنده فاخير بمولود فتغير وجه الرجل فقال له النبي
ومالك فقال خير فقال قل قال فرجت والمرأة
تمخض فاخبرت انها ولدت جارية فقال النبي صلى
الله عليه واله الارض ثقلها والسماء نظلها والله
يرزقها وهي ريحانة تشمها ثم اقبل على اصحابه
فقال من كانت له ابنة مهومقدوح ومن كان له
ابنتان فواغوئاه بالله و من كانت له ثلث وضع عنه
الجهاد وكل مكروه ومن كانت له اربع فياعباد الله
اعينوه يا عباد الله اقرضوه يا عباد الله ارحموه.
(وسائل)

ترجمہ: حمزہ بن حمران نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ کے پاس
ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اسے اطلاع ملی کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔
اس کا رنگ تبدیل ہو گیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ زمین اس کے لئے
پھیلی ہوئی ہے اور اس پر آسمان سایہ کیئے ہوئے ہے، اللہ تعالیٰ اس کو
روزی دیتا ہے، وہ ایک پھول ہے جس کو تو سونگھتا ہے۔ پس اپنے
اصحاب کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ جو کوئی ایک لڑکی رکھتا ہو اس کے لئے
بھاری بوجھ ہے، جو کوئی دو لڑکیاں رکھتا ہو، خدا کی قسم اس کی فریاد منظور
ہوتی ہے، جو کوئی تین لڑکیاں رکھتا ہو جہاد اور دوسری تمام مصیبتیں
اس سے ساقط ہو جاتی ہیں اور جو چار لڑکیاں رکھتا ہو، اسے اللہ کے بندو اس
کی مدد کرو اسے اللہ کے بندو اسے قرض دو۔ اسے خدا کے بندو اس پر رحم

کرو۔
قال رسول الله ان الله تبارك و تعالى على الاناث
ارق منه على الذكور وما من رجل يدخل فرحة على
امراة بينه و بينها حرمة الا فرحه الله يوم القيامة.
(وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیٹوں کی
نسبت بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو بھی آدمی کسی عورت کے ساتھ
شادی کرتا ہے کہ جس کا وہ زشتہ دار ہو اور محرم ہو خداوند عالم اسے قیامت
کے دن خوش کرے گا۔

عن ابی عبد الله قال ان ابراهيم سنل ربه ان يرزقه
ابنة تبكية و تندبه بعد موته. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ انہیں ایک بیٹی عطا کرے جو ان کی
موت پر گریہ کرے اور بین کرے۔

شرح: ندبہ کا عدد محاسبہ رونے کا فائدہ اور ندبہ یعنی خوبیاں بیان
کرنا اور اوصاف جمیلہ بیان کرنا ہے۔ شاید یہ مطلب ہے کہ، گریہ اور نالہ
کے وسیلہ سے متوفی کے اوصاف جمیلہ اور نیکیاں بیان ہو جائیں، روئیں اور
مرنے والے کے لئے خدا سے مغفرت و بخشش مانگیں ان کی دعا کا اثر اسے
پہنچے اور اللہ اس پر رحم کرے۔

قال النبي من دخل السوق فاشترى تحفة فمملها الى

فنبأ أحدهما و ترك الآخر فقال النبي و اسيت بينهما. (وسائل)

ترجمہ: سکونی کہتا ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے دو بیٹے تھے وہ ایک کو چومتا تھا اور دوسرے کو نہیں چومتا تھا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے دونوں پر ایک جیسی مہربانی کیوں نہ کی۔

كان داود زربى شكا ابنه الى ابي الحسن عليه السلام فيما افسد له فقال له استصلحه فما مائة الف فيما انعم الله به عليك. (وسائل)

ترجمہ: داؤد زربی نے اپنے بیٹے کی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے شکایت کی۔ خصوصاً اس نے اس کے درہم و دینار ضائع کر دیئے تھے۔ امام نے فرمایا اس کے ساتھ اچھا اور نیک سلوک کر اور اس کے حال کی بہتری کی خواہش کر، اس نے تیرے جو سو، ہزار درہم یا دینار تباہ کئے اس نعمت کے مقابلے میں جو اللہ نے بیٹے کی صورت میں تجھے دی ہے زیادہ نہیں ہیں۔

عن محمد بن مسلم قال كنت جالسا عند ابي عبد الله اذ دخل يونس بن يعقوب فرأيت يان فقال مالي اراك تان فقال طفل لي تاذيت به الليل اجمع فقال حدثني ابي محمد بن علي بن الحسين عن آبائه عن جده رسول الله ان جبرئيل نزل عليه و

عياه كحامل صدقة الى قوم محاييج واليبدأ بالاناث قبل الذكور فانه من فرح ابنة فكانما اعتق رقبة من ولد اسماعيل ومن اقرعين ابني فكانما بكي من خشية الله ومن بكامن خشية الله ادخله جنات النعيم. (مكارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو کوئی بازار جائے اور تحفہ خریدے اور بچوں کے لئے گھر لائے ایسا ہے کہ اس نے فقراء کی ایک جماعت کے لئے صدقہ اٹھایا اور ان کو پہنچایا۔ چاہیے کہ پہلے بچیوں کو دے۔ جان لو کہ جو بچی کو خوش کرے ایسا ہی ہے کہ اس نے اسماعیل کے بیٹوں میں سے ایک غلام کو آزاد کیا ہے اور جو کوئی بیٹے کی آنکھوں کو روشن کرے (بیٹے کو خوش کرے) اس کو خوش کرے ایسا ہی ہے کہ وہ خدا کے ڈر سے رویا ہے اور جو کوئی خدا کے ڈر سے روئے خدا اس کو بہشت میں داخل کرتا ہے۔

عن ابي عبد الله عليه السلام قال البنون نعيم وابنائ حسنات والله ليسئل عن النعيم و يثيب على الحسنات. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹے نعمت ہیں اور بیٹیاں نیکیاں اور خدا نیکی پر ثواب دیتا ہے جبکہ نعمت کے بارے میں پوچھتا ہے۔

عن السكوني قال نظر رسول الله الى رجل له ابنان

رسول اللہ و علی یانان فقال جبرئیل یا حبیب اللہ مالی اراک تان فقال رسول اللہ من اجل طفلیں لنا تأذینا بیکائهما فقال جبرئیل مه یا محمد فانه و سیبعت لهؤلاء شیعة اذبکی احد هم فیکائہ لالہ الا اللہ الی ان یاتی علیہ سبع سنیں فاذا جازا السبع فیکائہ استغفار لوالدیہ الی ان یأتی علی الحدود فاذا جاز الحد فما اتی من حسنة فلوالدته وما اتی من سئنة فلا علیہما. (وسائل)

ترجمہ: محمد بن مسلم نے کہا کہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ یونس بن یعقوب آیا جو کہ رو رہا تھا۔ امام نے فرمایا تیرے رونے کا کیا سبب ہے؟ عرض کیا میرا ایک بیٹا ہے جو کہ ساری رات روتا رہا اور مجھے بے آرام کیا ہے۔ پس امام علیہ السلام نے فرمایا میرے والد محترم محمد باقر بن علی بن الحسین علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنے جد رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ ایک دن جبرئیل نازل ہوا اور حضرت رسول اللہ ﷺ اور امیر المومنین علیہ السلام رو رہے تھے۔ جبرئیل نے رونے کی وجہ پوچھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو بچے بے آرام ہیں اور ان کے رونے کی وجہ سے ہم پریشان ہو گئے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کہ یا محمد ﷺ، اللہ تعالیٰ آپ کے دونوں بیٹوں کے لئے چند شیعوں پیدا کرے گا کہ جب ان کے بچے گریہ کریں گے تو سات سال تک ان کا گریہ "لا الہ الا اللہ" ہو گا اور جب سات سال گزر جائیں گے تو ان کا گریہ باپ اور ماں

کی بخشش کا طلبگار ہو گا۔ پس جب وہ بلوغت کی حد کو پہنچیں گے تو باپ اور ماں ان کے ثواب میں شریک ہوں گے اور ان کے گناہوں میں شریک نہ ہوں گے۔

قال النبی من کان عنده صبی فلیتصاب له. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس کا کوئی بچہ ہو تو اس کے ساتھ پگاز نہ کھیل کھیلے۔

قال امیر المومنین من کان له ولد صبا. (وسائل)

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جس کسی کا بیٹا ہو اس کے ساتھ بچوں کا سا سلوک کرے۔

شرح: مولوی نے ان دونوں احادیث کے مضمون کو نہایت عمدہ طریق سے بیان کیا ہے۔ چونکہ ہاکو دک سرو کارت خداد ہم زبان کود کی باید گشاد۔

عن الصادق حنکوا اولادکم بماء الفرات و بترربة قبر الحسین فان لم یکن فبماء السماء. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بچوں کا تالو فرات کے پانی اور قبر حسین علیہ السلام کی مٹی سے گراؤ اور اگر فرات کا پانی نہ ہو تو بارش کا پانی ہو۔

عن امیر المومنین حنکوا اولادکم بالتمر هكذا فعل

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا ایک بکرے کے بچے کو ذبح کر کے عقیقہ کرو۔ اس کے پائے اور ران دایہ کو دو اور فرات کے پانی کے ساتھ اس کا کام (تالو) اٹھاؤ، اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہو، اس کو ساتویں دن نام سے پکارو، اس کے سر کو منڈواؤ، اور اس کے سر کے بالوں کے برابر چاندی یا سونا صدقہ دو۔

سائل عن ابی عبد اللہ ما الحکمة فی حلق رأس المولود قال تطهیراً من شعر الرحم. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: لوگوں نے امام صادق علیہ السلام سے مولود کے سر کو منڈوانے کی حکمت پوچھی تو فرمایا اس کو رحم کے بالوں سے پاک کرنے کے لئے ہے۔
عن ابی عبد اللہ قال اخینوا اولادکم بسبعة ایام فانه **الله** واسرع لنبات اللحم و ان الارض لتکره بول الاغلف. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ساتویں دن اپنے بیٹوں کا قتنہ کرو جو کہ بچے کے پیٹ کو زیادہ پاک کرتا ہے اور اس کے جسم پر گوشت جلد اگاتا ہے اور زمین بغیر قتنہ کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔

عن الفضل بن شاذان عن الرضا انه كتب الى المامون والختان سنة واجبه للرجال و مکرمه للنساء. (وسائل)

رسول الله بالحسن والحسين. (مکارم الاخلاق)
ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کے تالو کو کھجور کے ساتھ اٹھاؤ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کا تالو کھجور سے اٹھایا تھا۔

قال ابو عبد الله سبع خصال في الصبي اذا ولد من السنة اوليها يسمى والثانية يخلق راسه والثالثة يتصدق بوزن شعره ورقاً او ذهباً ان قدر عليه والرابعة يعق عنه والخامسة يلطخ راسه بالزعفران والسادسة يطهر بالختان والسابعة يطعم الجيران من عقيقته. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے میں سات باتیں جس وقت پیدا ہو سنت ہیں! پہلے نام رکھنا، دوسرے اس کے سر کو منڈوانا، سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا سونا اگر طاقت ہو تو صدقہ دینا، چوتھا اس کا عقیقہ کرنا، پانچویں اس کے سر پر زعفران ملنا، چھٹے قتنہ کرنا، ساتویں اس کے عقیقہ سے ہمسایوں کی دعوت کرنا۔

قال الباقر اذا ولد لاحدکم فکان يوم السابع فليعق عنه كبشراً و ليطعم القابلة الرجل بالورك وليحنكه بماء الفرات واليوذن في اذنه اليمنى وليقم في اليسرى و يسميه يوم السابع و يخلق راسه و يوزن شعره فيتصدق بوزنه فضة او ذهباً. (مکارم الاخلاق)

عن ابن الحسن الرضا ان بعض بنی هاشم دعاه مع جماعة من اهلی فاتی بصیبة له فادنلها اهل المجلس جميعاً اليهم فلما دنت منه سئل عن سننها فقيل خمس فنحا هاعنه. (وسائل)

ترجمہ: روایت بیان ہوئی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام ایک مجلس میں تھے۔ ایک لڑکی مجلس میں آئی جس کو لوگ باری باری گود میں بٹھاتے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت کی باری آئی تو فرمایا کہ کتنے سال کی ہے؟ لوگوں نے کہا پانچ سال کی ہے۔ حضرت نے اس کو دور بٹھا دیا اور گود میں نہ بٹھایا۔

عن ابی عبد اللہ قال اذ بلغت الجارية الحرہ ست سنین فلا ينبغي لك ان تقبلها. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ سال کی بچی کو چومنا اچھا نہیں۔

عن ابی الحسن قال اذ بلغت الجارية لست سنین لم یجر ان یقبلها رجل لست هی بمجر له ولا یضمها الیه. (وسائل)

ترجمہ: امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ سال کی بیٹی کو نامحرم نہ چومے اور گود میں نہ لے۔

قال ابی عبد اللہ اذ بلغت الجارية ست سنین فلا یقبلها الغلام والغلام لا یقبل المرأة اذا جاز سبع

ترجمہ: فضل بن شاذان کہتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے مامون کو لکھا کہ مردوں کے لئے قتنہ واجب ہے جو کہ عورتوں کے نزدیک مردوں کے پیارا ہونے کا سبب ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ الصبی والصبی والصبی والصبیہ یفرق بینہم فی المضاجع لعشر سنین. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب بیٹا اور بیٹی دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کر دینے چاہیں۔

عن ابی جعفر ما ابق السنة شیئاً حتی ان منها قص الشارب والاطفار والاخر من الشارب والختان. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ سنت کسی چیز کو نہ چھوڑنا ہے حتیٰ کہ سنت سے ہے مونچھ کو کاٹ دینا، ناخن کو کاٹنا اور قتنہ کرنا۔

قال النبی فرقوا بین اولادکم فی المضاجع اذ بلغوا سبع سنین و روی انه یفرق بین الصبیان فی المضاجع لست سنین. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بیٹے سات سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کر دینے چاہیں۔ یہ بھی روایت ہوئی ہے کہ اگر بیٹے چھ سال کے ہو جائیں تو چاہیے کہ ایک لحاف کے نیچے اکٹھے نہ سوئیں۔

و يستخدم سبعة و ثلاثين و ماكان بعد ذلك
فبالتجارب.

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سات سال تک بچے کی دیکھ
بحال کرو، اس کے بدن کی تربیت کرنی چاہیے، اسے سات سال تک
آداب سکھانا چاہیں اور سات سال مزید اس کی خدمت کرنی چاہیے۔ حتیٰ کہ
اس کی عمر تیس سال ہو جائے پینتیس سال تک عقل بڑھتی ہے اس کے
بعد تجربہ سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

عن العبد الصالح تستحب عرامته الغلام فی صغره
لتكون حليماً فی كبره ثم قال ما ينبغي الا ان يكون
هكذا اورری ان اکیس الصبیان اشد هم بغصاً
للكتاب (بالشدید موضع التعليم و یسان و
مکتب). (سفينة البحار)

ترجمہ: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کی بچپن میں خرابی اور کج
رفتاری اس بات کی علامت ہے کہ وہ بڑا ہو کر دانا اور بردبار ہو گا۔ پس
فرمایا بہتر ہے کہ ایسا ہو اور روایت ہوئی ہے کہ زیرک لڑکے، سکول اور
مکتب کو دشمن سمجھتے ہیں۔

قال امیر المومنین مامن لبن رضع به الصبی اعظم
بركة من لبن امه. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کے لئے بہترین
فائدہ مند اور مبارک ترین دودھ ماں کا دودھ ہے۔

سنین. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ سالہ بیٹی کو نہ چوے اور بیٹا
جب سات سال سے اوپر ہو جائے تو کسی عورت کو نہ چوے۔

قال علی علیہ السلام مباشرة المرأة ابتها اذا بلغت
ست سنين شعبة من الزنا. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کا اپنی چھ سالہ
بچی کو گود میں لینا اور چومنا زنا کے برابر ہے۔

شرح: علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ باب علوم آئمہ معصومین علیہم السلام
السلام میں اس حدیث کا اس طرح ترجمہ کیا ہے (جس لڑکی کے چھ سال
ختم ہو جائیں ماں اس کو چلو میں نہ لگائے کیونکہ یہ زنا کے برابر ہے)
ممکن ہے کہ یہ معانی ان مصادیق سے ہوں۔ ہم نے اس کتاب کا ترجمہ
کرتے ہوئے مجلسی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں کے تراجم کو مد نظر
رکھا ہے۔ ان چند روایات اور فہرست مقدس کے باقی دستورات پر اگر انسان
تامل کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ شارح مقدس کو جس جگہ پر بھی فسار و فتنہ
اور بے پردگی کا احتمال ہوتا ہے وہاں اشارہ و ہدایت فرماتا ہے۔

عن الصادق قال یزید الصبی فی کل سنة اربعة
اصابع باصابه. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لڑکے کا ہر سال اس کی چار
انگلیوں کے برابر بڑھتا ہے۔

قال امیر المومنین یرخی الصبی سبعة و یؤداب سبعة

ساری حرام چیزوں کے کھانے سے منع کرنا چاہیے، جن کو وہ حلال جانتے ہیں، جو کہ اسلام کے نزدیک حلال نہیں۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی زانیہ دایہ تیرے بچے کو دودھ دے، آتش پرست دایہ صرف اس وقت دودھ دے جب کوئی اور چارہ نہ ہو۔

قال ابو جعفر علیکم بالوضاء من الطؤرة فان اللبن یعدی. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دایہ ایسی رکھو جو کہ صورت اور سیرت میں نیک ہو، کیونکہ بچے میں دودھ اثر کرتا ہے۔

قال رسول اللہ لاتسترضعوا الحمقاء ولا العمشاء فان اللبن یعدی. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی احمق عورت یا ایسی عورت جس کی آنکھیں عیب دار ہوں، کو اپنے بچے کو دودھ نہ دو، کیونکہ دودھ بچے میں اثر کرتا ہے۔

ان علیاً بقول نخیروا للرضاع کما تخیرون للنکاح فان الرضاع یغیر الطباع. (وسائل)

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دایہ رکھنے میں کوشش و جستجو کرو جس طرح کہ تم بیوی کے لئے کوشش کرتے ہو۔ کیونکہ دودھ طبائع کو تبدیل کر دیتا ہے۔

قال أمیر المومنین انظروا من یرضع اولادکم فان الولد یشب علیہ. (وسائل)

عن أم اسحاق بنت سلیمان قالت نظرت لابی عبد اللہ وانا ارضع احد ابنی محمد و اسحق فقال یا ام اسحق لاترضعہ من ثری واحد و ارضعہ من کلہما احدہما طعاماً والاخر وشراباً. (وسائل)

ترجمہ: ام اسحق کہتی ہیں کہ میں اپنے دو بیٹوں محمد و اسحق کو دودھ پلاتی تھی۔ ام صادق نے مجھے دیکھا اور فرمایا اے ام اسحق ایک پستان نے دودھ نہ دے دونوں پستانوں سے دے۔ کیونکہ ایک روٹی کے بدلے ہے اور دوسرا پانی کے بدلے۔

عن ابن مسکان عن الحلبي قال سئلته عن رجل رفع ولده الى ظئر يهودية او نصرانية او مجوسية ترضعه فی بیتها او ترضعه فی بية قال ترضعه لك اليهودية والنصرانية و تمنعها من شرب الخمر وما لا یحل مثل لحم الخنزیر ولا یدھبن۔ بولدک الى بیوتھن والزانية لا ترضع ولدک فانه لا یحل لك والمجوسية لا ترضع لك ولدک الا ان تضطر اليها. (وسائل)

ترجمہ: حلبی کہتا ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی اپنے بیٹے کو کسی یہودی یا نصرانی یا آتش پرست دایہ کو دے تاکہ اسے دودھ پلائے، اپنے گھر لے جائے یا باپ کے گھر میں رکھے۔ فرمایا یہودی یا نصرانی دایہ لی جاسکتی ہے لیکن بچہ اس کو نہیں دینا چاہیے کہ وہ اپنے گھر لے جائے اور اس کو شراب، سور کا گوشت اور اسلام میں

ثم يقال له ايهما يمينك و ايهما شمالك فاذا عرف ذلك حول وجهه الى القبلة ويقال اسجد ثم يترك حتى يتم له ست سنين يقال له صل وعلم الركوع والسجود حتى يتم له سبع سنين فاذا ثم له سبع سنين قيل له اغسل وجهك و كفيك فاذا غسلهما قيل له صل ثم يترك حتى يتم له تسع فاذا تمت له علم الوضوء و ضرب عليه و علم الصلوة و ضرب عليها فاذا تعلم الوضوء والصلوة عفر الله لوالديه. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ ان دو بزرگوار میں سے ایک نے فرمایا کہ جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اسے کہیں کہ سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اور جب تین سال سات ماہ اور بیس دن کی عمر ہو جائے تو کہو کہ محمد رسول اللہ کہے۔ پس جب اس کے چار سال پورے ہو جائیں تو اسے کہیں کہ سات مرتبہ صل اللہ علی محمد و آل محمد کہے۔ جب پانچ سال پورے ہو جائیں تو اسے اطراف کی پہچان کرائیں۔ جب اس کو پہچان لے تو اس کو رو بہ قبلہ کریں اور کہیں کہ سجدہ کر اور جب چھ سال ختم ہو جائیں تو اسے نماز سکھائیں اور اس کو رکوع و سجود کی تعلیم دیں۔ جب سات سال تمام ہوں تو اسے وضو کرنا سکھائیں۔ پس اس کو نماز کی تربیت دیں اور جب نو سال پورے ہو جائیں تو اسے نماز و وضو خوب یاد کرائیں۔ نماز و وضو چھوڑنے پر اسے ماریں اور جب نماز و

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دھیان کرو کہ کس قسم کی عورت تمہارے بچوں کو دودھ پلاتی ہے کیونکہ بیٹا اس دودھ سے قوت حاصل کرتا ہے اور پرورش پاتا ہے۔

قال ابو عبد الله الرضاع واحد و عشرون شهراً فما نقص فهو جور على الصبي.

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کو دودھ دینے کی مدت اکیس ماہ ہے۔ پس اس مقدار سے جتنی مدت کم ہوگی بچے پر ظلم ہوگا۔

قال ابو عبد الله الرضاع في الرضاع احد و عشرون شهراً فما نقص عن احد و عشرين شهراً فقد نقص الموضع وان اراد ان يتم الرضاعة فحولين كاملين. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کو دودھ دینے کی فرض مدت اکیس ماہ ہے۔ اس سے جتنا بھی کم عرصہ ہو، بچے کو کمزور اور گھٹایا گیا اور مکمل کرنا چاہئے تو دودھ دینے کی مدت دو سال مکمل ہے۔

عن احدهما قال اذا بلغ الغلام ثلث سنين يقال له سبع مرات قل لا اله الا الله ثم يترك حتى يتم له ثلث سنين و سبعة اشهر و عشرون يوماً فيقال له قل محمد رسول الله سبع مرات و يترك حتى يتم له اربع سنين ثم يقال له سبع مرات قل صلى الله على محمد و آل محمد ثم يترك حتى يتم له خمس سنين

شرح: یعنی اپنی بیٹوں کو بچپن میں آئمہ معصومین علیہم السلام کی معرفت اور تشیع کے آداب یاد کراؤ، قبل اس کے کہ اہل باطل و ضلالت ان کو اغوا کر کے اپنی گمراہی میں داخل کریں اور اس وقت ان کو ضلالت سے لوٹانا مشکل ہو جائے۔

روی عن النبی انه نظرا الى بعض الاطفال فقال ویل لاولاد اخر الزمان من آبائهم قالوا یا رسول اللہ من آبائهم المشرکین فقال لا من آبائهم المومنین لا یعلمونہم شیئا من الفرائض و اذا تعلموا اولادہم منعوہم و رضوا عنہم بعرض یسیر من الدنیا و انامنہم برئی و ہم منی براء۔ (الملاحم)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ بعض کم عمر بچوں کو دیکھتے اور فرماتے اس صدمہ پر افسوس کہ جو آخری زمانہ میں بچوں پر ان کے باپ کریں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مشرک باپوں کی طرف سے؟ فرمایا نہیں با ایمان والدین کی طرف سے، جو کہ انہیں فرائض و احکام کو یاد نہیں کرائیں گے۔ اگر ان کی اولاد خود احکام کو سیکھنے اور یاد کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ ان کو روکیں گے اور وہ دنیا کی ناجیز متاع مال پر خوش ہوں گے، جو کہ ان کی اولاد دینی احکام کو سیکھنا ترک کر کے حاصل کریں گے۔ میں اس قسم کے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور وہ میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔

وضو کو اچھی طرح یاد کر لیا تو خدا نے اس کے ماں اور باپ کو بخش دیا۔
عن ابی عبداللہ قال الغلام تلغت سبع سنین و يتعلم الكتاب سبع سنین و تتعلم الحلال والحرام سبع سنین۔ (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹا سات سال تک کھیلے۔ سات سال لکھنا اور پڑھنا سیکھے اور سات سال حلال و حرام سمجھے۔
قال رسول اللہ من قبل ولده كتب اللہ له حسنة ومن فرحه فرحه اللہ يوم القيامة ومن علمه القرآن دعا بالابوين فكسبا حلتين تضيئ من نورهما وجوه اهل الجنة۔ (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بیٹے کو بوسہ دے تو خدا اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور جو کوئی اپنے بیٹے کو خوش کرے تو خدا قیامت کے دن اس کو خوش کرے گا اور جو کوئی اپنے بیٹے کو قرآن کی تعلیم دے، قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو بلائیں گے اور ان کو دو جگہ پہنائیں گے کہ دونوں جگہوں کے نور سے اہل بہشت کے چہرے روشن ہو جائیں گے۔

عن ابی عبداللہ بادروا احداثکم بالحديث قبل ان يسبقکم والمرجئة۔ (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کو جلد احادیث یاد کراؤ تا کہ مخالفین ان کو گمراہ نہ کریں۔

عن الصادق ان الله تبارك و تعالى اذا اراد ان يخلق خلقاً جمع كل صورة بينه و بين آدم ثم خلقه على صورة احدنهن فلا يقولن احد لولده هذا لا يستبهنى ولا يشبه شيئا من آبائى. (مكارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کسی مخلوق کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو تمام شکلوں کو اکٹھا کر دیتا ہے، جو کہ اس کے اور آدم تک ہوتی ہیں۔ پس اس کو ان میں سے ایک پر خلق کرتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی بھی اپنے بیٹے کو یہ نہ کہے کہ یہ میری یا میرے اباؤ اجداد میں سے کسی ایک کی شکل و شہادت نہیں رکھتا۔

عن ابى جعفر الى رجل من الانصار رسول الله فقال هذه ابنة عمى و امراتى لا اعلم الاخيراً وقد اتتنى بولد شديد السواد منتشر المنخرين جعد قطط افطس الانف لا اعرف شبهه فى اخوانى ولا اجدادى فقال لامراته ما تقولين قالت لاوالذى بعثك بالحق نبياً ما اعدت مقعده منى منز ملكنى احداً غيره قال فنكس رسول الله ملياً ثم رفع بصره الى السماء ثم اقبل على الرجل فقال يا هذا انه ليس من احد الا بينه و بين آدم تسعة و تسعون عروفاً كلها تضرب فى النسب فاذا وقعت النطفة فى الرحم اضطربت

شرح: گویا موجودہ زمانے سے آنحضرت ﷺ فعلاً و لیسگی کا اظہار کرتے ہیں۔ واقعی بڑے افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ مسلمانوں اور مومنوں کی یہ سوچ نہیں ہے کہ ان کے بچے اور اولاد دین کے احکام و فرائض یاد کریں بلکہ جیسا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے دینی احکام کے یاد کرنے سے روکتے ہیں اور معصوم بچے جو کہ پاک فطرت اسلام پر پیدا ہوئے ہیں، صراط مستقیم سے بھٹاتے ہیں اور کل وہ قیامت کے دن اپنے بزرگوں (آباؤ اجداد و راہنماؤں) کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ چاہیے کہ بچوں کے سرپرست زیادہ توجہ دیں کہ اسلامی احکامات، دینی و مذہبی فرائض سے آشنا ہوں اور جس مقام و مرتبہ پر ہوں ان پر عمل کریں۔ چند روزہ دنیا اس میں کوئی مزاحمت نہیں رکھتی بلکہ یہ دنیا و آخرت کی سعادت ہوگی۔

قال رسول الله من نعمة الله على الرجل ان يشبهه ولده. (مكارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مرد پر خدا کی جملہ نعمات میں سے اس کے بیٹے کی اس جیسی شکل ہے۔

قال الصادق من سعادة الرجل ان يكون الولد يعرف بشبهه و خلقه و شمائله. (مكارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اس کا بیٹا شکل و صورت اور اخلاق و کردار میں اس کی مشابہت سے پہچانا جائے۔

عروق میں سے ایک کی شباهت رکھتا ہے جس کی شباهت تیرے دادا کے دادا کے دادا میں نہیں ہے، اپنے بیٹے کو لے۔

عن ابی عبد اللہ قال ان رجلاً الى بامرأته الى عمر فقال ان امرأتی هذه سوداء وانا اسود و انہا ولدت غلاماً ابیض فقال لمن بحضرتہ ما ترون قالوا نری ان ترجمہا فانہا سوداء و زوجہا اسود و ولدہا ابیض فقال وجاء امیر المومنین علیہ السلام و قد وجہ بہا لترجم فقال ما حالکما فحدثاہ فقال الاسود اتتہم امرأتک فقال لا فقال و انتہا وھی طامت دن قد قالت لی فی لیلة من اللیالی انما طامت فطنت انہا تتقی البرد فوفعت نعم سلہ قد حرحت علیہ و ابیت قال فانطلقا فانہ ابنکما و انما غلب الدم النطفۃ فابیض ولو قد تحرك اسود فلما اینع اسود.

(وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو حضرت عمر کے پاس لایا اور کہا میری یہ بیوی اور میں دونوں سیاہ رنگ کے ہیں جب کہ اس سے سفید بیٹا پیدا ہوا ہے۔ پس عمر نے حاضرین سے کہا تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا اس عورت کو سنگسار کرنا چاہیے۔ یہ خود سیاہ، اس کا شوہر سیاہ اور اس کا بیٹا سفید ہے۔ پس جب عورت کو سنگسار کرنے کے لئے لے جا رہے تھے تو

تلك العروق فسل الله الشبه لها هذا من تلك العروق التي کم نلحقها اجدادک ولا اجداد اجدادک خذ الیک ابنک فقالت المریة فرجت غنی یا رسول الله. (وافی)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ عورت میرے چچا کی بیٹی اور میری بیوی ہے، میں اس سے سوائے اچھائی کے کچھ نہیں دیکھتا، اس سے میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے، جس کا رنگ بے حد سیاہ، بال بڑے گھنگھریالے، ناک کے سوراخ بڑے کھلے کھلے اور ماتھا بڑا چوڑا ہے۔ میرے ماں باپ میں سے کوئی بھی اس شکل کا نہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی بیوی سے پوچھا کہ تو کیا کہتی ہے؟ اس نے عرض کیا اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو برحق رسالت کے ساتھ بھیجا ہے، جب سے میں اس مرد کی بیوی بنی ہوں میں نے اس کے سوا کسی سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہم بستر ہوئی ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ کافی دیر تک سر جھکائے رہے پھر سر آسمان کی طرف بلند کیا۔ اس کے بعد مرد کی طرف منہ کیا اور فرمایا کوئی انسان ایسا نہیں جس کے اور آدم کے درمیان ننانوے عرق ورگ نہ ہوں، جو کہ ساری کی ساری اولاد کے وجود میں اثر رکھتی ہیں۔ پس جب نطفہ رحم میں داخل ہوتا ہے تو وہ عروق اور رگیں مضطرب اور مخلوط ہو جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان رگوں میں سے ایک صورت پیدا کرتا ہے۔ پس تیرا یہ بیٹا ان دور کی

امیر المومنین علیہ السلام آگئے اور دونوں کے متعلق پوچھا تو آنحضرت ﷺ کو واقعہ بتایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس مرد سے پوچھا کیا تو اپنی عورت کے بارے میں شک کرتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تو حیض کے دنوں میں اس سے ملا تھا۔ اس نے کہا ایک رات اس نے مجھے کہا تھا کہ میں حیض سے ہوں میں نے خیال کیا کہ سرد ہوا کی وجہ سے بہانہ کرتی ہے اس لئے میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے عورت سے پوچھا کہ کیا تیرا شوہر حیض کے زمانے میں تجھ سے ہم بستر ہوا۔ اس نے کہا ہاں خود اس سے پوچھ لیں جبکہ میں تیار نہ تھی اور منع کرتی رہی۔ پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا جاؤ کہ یہ تمہارا ہی بیٹا ہے اور سوائے اس کے نہیں ہے کہ خون نے نقطہ پر غلبہ پایا۔ پس سفید ہو گیا ہے۔ کچھ مدت ٹھونما پانے کے بعد پھر اپنا اصل رنگ سیاہ اختیار کرے گا۔ پس بچہ جو نئی بالغ ہوا سیاہ ہو گیا۔

عن ابی عبد اللہ قال نہی النبی ان یرکب سرج بفرج.
(وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر ﷺ نے (سرج) زین کی طرف سے فرج پر سوار ہونے سے منع کیا۔

شرح: فرج کنایہ عورت ہے یعنی عورت پر زین سے سوار نہ ہو اور "یرکب" مجہول صیغہ ہے یعنی سرج سے فرج پر سوار ہونا۔

قال امیر المومنین لا تحملوا فروج علی السروج
فتھییحوہن للفجور. (وسائل)

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ فروج کو سروج سے حمل نہ کرو کیونکہ وہ بدکاری کی شہوت دہتی ہے۔

قال ابوالحسن الرضا ینبغی الرجل ان یوسع علی
عیالہ لئلا یتمنوا موتہ. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اپنے عیال (بیوی) کے امور کا عہدہ دار ہو۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ المومن یا کل
بشہواتہ اہلہ و المنافق یا کل اہلہ بشہواتہ. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن اپنے اہل و عیال کے خورد و نوش کی طرف رغبت رکھتا ہے اور غذا کی تقسیم میں ان کی نالعداری کرتا ہے اور منافق اہل و عیال کی رغبت کو اپنی مرضی کے تابع کرتا ہے اور وہ اس غذا کی رغبت کرتے ہیں۔

قال ابو عبد اللہ من سعادة الرجل ان یکون الفیم علی
عیالہ. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، دیکھی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اپنے عیال (بیوی) کے امور کا عہدہ دار ہو۔

عن یاسر الخادم قال سمعت الرضا علیہ السلام
یقول ینبغی للمومن ان ینقص من قوت عیالہ فی
الشتاء و یرید فی وقودہم. (وسائل)

ترجمہ: یاسر نوک نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ

فان ذلك ابقى للنعمة و اقرب الى المزيد من الله
وانفع في العاقبه. (وسائل)

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کو چاہیے کہ
میانہ روی حدل اور کفایت کے انداز کے مطابق خرچ کرے اور اپنی
کفایت کی قدرت سے زیادہ اپنی آخرت کے لئے بچھے۔ کیونکہ یہ نعمت کی
بقا اور زیادتی کا سبب ہوتا ہے اور عاقبت میں زیادہ نافع ہوتی ہے۔

قال ابو الحسن اذا وعدتم الصبيان ففوالهم يرون
انكم الذين ترزقونهم ان الله عز وجل ان لا يغضب
لشئى كغضبة للنساء والصبيان.

ترجمہ: امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنے بچوں
سے کسی چیز کا وعدہ کیا ہے تو وفا کرو۔ کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ تم ان
کو روزی دیتے ہو اور اللہ کسی ایسی چیز پر اتنا غضب نہیں کرتا جتنا غضبناک
عورت اور بچوں پر ظلم کرنے پر ہوتا ہے۔

قال رسول الله احبوا الصبيان و ارحمهم واذا
وعدتوهم شيئا ففوالهم فانهم لا يرون الا انكم
ترزقونهم. (وسائل)

ترجمہ: رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو پسند کرو ان پر رحم
کرو اور اگر تم نے ان کے ساتھ کسی چیز کا وعدہ کیا تو وفا کرو کیونکہ وہ گمان
کرتے ہیں کہ تم ان کو روزی دیتے ہو۔

گذشتہ صفحات میں خالق کائنات کی سب سے پیاری اور لوگوں کے

مومن کے لئے شائستہ ہے کہ سردیوں میں اپنے عیال کی خوراک کے لئے
کم ہو اور وسائل کے بڑھ جانے پر اس کو بڑھادے۔

قال رسول الله ملعون من ضيع من يعول. (وسائل)
ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی ملعون ہے جو
قدرت ہونے کے باوجود اپنے عیال کو ضرورت کے مطابق خرچ نہ دے۔
عن مسعده قال لى ابو الحسن عليه السلام ان عيال
الرجل اسراؤه فمن انعم الله عليه بنعمة فليوسع
اسرائه فان لم يفعل اوشك ان تزول النعمة.
(وسائل)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے
عیال اس کے قیدی ہیں۔ پس جس آدمی کو خدا نعمت عطا فرمائے تو وہ
قیدی پر کھلے دل سے خرچ کرے۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو نعمت جلد اس سے
زاگل ہو جائے گی۔

قال رسول الله ان المومن ياخذ بااداب الله اذا وسع
الله عليه اتسع واذا امسك عنه امسك. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مومن خدا سے ادب اخذ
کرتا ہے۔ اگر خدا اسے زیادہ دے تو وہ وسعت پیدا کرتا ہے اور اگر خدا روک
لے تو وہ روک لیتا ہے۔

قال على بن الحسين عليه السلام لينفق الرجل
بالقسط و بلغة الكفاف و يقدم منه الفضل لا خرتة

کیا جاتا ہے۔ جسے مسئلہ یا الجھن کے حل کرنے کے لئے خالق کائنات کے مکتب کی تربیت یافتہ، عظیم ہستیوں کے مشورے اور ہدایات مل جائیں وہ مسئلہ، مسئلہ نہیں رہتا اور الجھن، الجھن نہیں رہتی، بشرطیکہ کوئی آدمی ان کے قوانین کو اپنالے۔ محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام سے بہتر کوئی ہمدرد مشفق اور عقلمند نوع بشر کو نہیں مل سکتا۔ ایسی عظیم ہستیوں کے فرامین سے کوئی آدمی اگر فائدہ نہیں اٹھاتا تو وہ سوائے بدبخت کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

بہترین راہنماؤں، سرداروں اور جان سے عزیز تر ہستیوں، کے اولاد اور والدین کے حقوق کے بارے میں فرامین بیان کیے ہیں۔ انسان کے لئے دنیا میں اولاد اور اولاد کے لئے ماں باپ سے بڑھ کر کوئی قیمتی سرمایہ اور متاع عزیز نہیں۔ اگر اس متاع عزیز کو صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے اور اس کے حقوق کا خیال نہ رکھا جائے تو آدمی کے لئے بے حد خسارہ ہے۔

خیر الاشغال تہذیب الاطفال

کسی قوم کے بچے صحیح طور پر پروان نہ چڑھیں، ان کو اچھی تربیت نہ دجائے، انہیں ان کی ذمہ داریوں کا احساس نہ دلایا جائے، ضروریات زمانہ اور آفاقی تعلیمات سے روشناس نہ کرایا جائے تو ایسے بچے بڑے ہو کر کبھی بھی اچھے مسلمان اور اچھے انسان نہیں بن سکتے۔ جب تک اولاد آدم آدمی سے انسان نہ بن جائے اس وقت تک اس کا دنیا میں آنا عبث ہو جاتا ہے اور جب اس کا وجود دنیا پر ہی بار ہو تو سخرت میں کیا سرخرو ہو سکے گا۔

وہ بس کہ مشکل ہے ہر اک کام کا آسان ہونا

آدمی کو بھی میسر نہیں انسان ہونا

اسی طرح اگر کسی آدمی کی اولاد ماں باپ کے حقوق کا خیال نہیں رکھتی، تو جہاں وہ اولاد بدبخت ہوگی وہاں وہ والدین بھی یقیناً بدبخت ہیں۔ وہ دنیا میں کوئی اور کام تو کیا کر سکتے تھے، اپنی اولاد کو بھی نہ سنوار سکے۔ جو آدمی اپنی اولاد کو نہ سنوار سکے وہ کسی اور کام کو کیا سنوارے گا۔ اولاد کی تربیت اور والدین کے حقوق کی پاسداری یقیناً مشکل کام ہے اور مشکل کام کے کرنے کے لئے کسی عقلمند اور اپنے سے بہتر آدمی کا مشورہ مفید خیال

زیر طبع کتب

- الشیعہ الامامیہ
- سبق آموز حکایتیں
- بچوں کی تربیت
- اسلام میں علماء کا کردار
- مسئلہ فدرک
- جناب سیدہ کے آخری ایام
- امام ہشتم کی سیاسی زندگی
- نماز آیات و روایات کی روشنی میں

رابطہ :

العصر اسلامک بک سنٹر
35- حیدر روڈ اسلام پورہ لاہور پاکستان